ہفت روزہ

فون نمبر ۶۷۵۳۵

خدام الدین لاہور

زیر سرپرستی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۱۸ نومبر ۱۹۶۰ء

ھدیہ ۲ر

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ۞ لاہور

ہفت روزہ **خدام الدین** لاہور

جلد ۶ | ۲۷- جمادی الاول سنہ ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۸ نومبر سنہ ۱۹۶۰ء | شمارہ ۲۸

بنگال کا قیامت خیز طوفان

اور ہماری بے پرواہی

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآنی ارشاد ہے :- وَمَا اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ (اور جو مصیبت بھی تم پر پڑتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں کی کمائی ہے) مشہور مثل ہے۔ جیسا کروگے ویسا بھروگے

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافاتِ عمل غافل مشو

اگر ہم اللہ تبارک و تعالیٰ کی ہدایات پر اجتماعی طور پر عمل کریں یعنی ساری قوم عمل کرے اور سارے احکام پر کرے تو اس کے نتائج بھی اجتماعی ہوں گے۔ اس اجتماعی عمل کا پھل ساری قوم کھائے گی۔ اور دنیا و آخرت دونوں جگہ اس کے خوش آئند نتائج سے ہمکنار ہوگی۔ اگر انفرادی طور پر ان پر عمل ہوگا تو نتائج بھی انفرادی مرتب ہوں گے۔ اگر بعض اعمال پر ہوگا۔ تو نتائج بھی ادھورے حاصل ہو سکیں گے اللہ تعالیٰ کے تمام کاموں میں اس کے کارخانہ کے تمام پرزوں میں اور عالم اسلام کے اس حاضر دور میں اسباب و مسببات کے درمیان مکمل ربط اور باقاعدگی موجود ہے اگر اس کے انعامات کی قدردانی کی جائیگی اور ان نعمتوں کو صحیح صحیح استعمال کیا جائیگا تو مزید انعام عطا فرمایا جائے گا اور بہترین ثمرات مرتب ہوں گے۔ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (اگر تم (نعمتوں) کی قدردانی کروگے۔ یقین کرو کہ ہم اور زیادہ دیں گے) لیکن اگر نعمتوں کی قدر ناشناسی اور ناشکری کی گئی اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قوتیں اور جوارح کو اس کے منشاء کے بالکل خلاف استعمال اور اس کی بے شمار نعمتوں کو بے محل خرچ کرکے ضائع کیا گیا۔ تو اس کفران و عصیان کا لازمی نتیجہ زیان و خسران ہوگا۔ ملل و اقوام کی تاریخ اور اہل اسلام کا ماضی اور حال اس کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔

سنت اللہ تعالیٰ اس عمومی قانون کو سنت اللہ یا عادۃ اللہ کہتے ہیں۔ کوئی شخص یا قوم اس کی گرفت سے باہر نہیں ہو سکتی۔ جب پاکستان میں ہم مختار و با اقتدار ہو کر اپنی امکانی جدوجہد فطرت کے اس اٹل قانون کے مطابق نہیں کر رہے، بلکہ اپنے اختیار و ارادے سے نوامیس فطرت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مالک الملک کے قہر و غضب کو دعوت دے رہے ہیں۔ کہیں سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ پر تنقید کا بازار گرم ہے کہیں فتنہ انکار حدیث کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔ کہیں قرآنی مطالب و معانی میں حک و اضافہ یا ترمیم و تنسیخ کے مذموم ارادے پرورش پا رہے ہیں۔ کہیں دین علماء دین کی پگڑیاں اچھالی جا رہی ہیں۔ ارکان اسلام سے بے اعتنائی تو کیا تمسخر ہو رہا ہے۔ مساجد خالی اور تھیٹر آباد ہو رہے ہیں۔ حلال سے نفرت اور حرام کا شوق بڑھ رہا ہے۔ ان حالات و واقعات اور اس ماحول اور مسموم فضا و ہوا میں اگر معاذ اللہ وبار، موت، تنگی، مہنگائی، بھوک پیاس، گھبراہٹ پریشانی، ہلاکت اور تباہی آ جائے تو کوئی خلاف توقع امر نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہماری کشتیِ اعمال بھاری اور قابل غرق ہونے سے بچ جائے۔

عالمگیر اضطراب کا علاج اس عالمگیر اضطراب کا علاج صرف ناراض آقا کو راضی کرنا اور قوانین فطرت کے آگے ہتھیار ڈال دینا ہے۔ خاصکر ہم مسلمانوں کو جن کی ترقی و تعلّی کمال ایمان اور امتثالِ احکام سے مشروط ہے اور جو عصیان و کفران اور ناشکرگذاری کی شکل میں تنزل و تسفل کے عمیق گڑھے میں ڈال دئے جاتے ہیں۔ تاکہ یہ خواب غفلت سے بیدار ہوکر پھر مولائے کریم کی نوازشوں کے مستحق یا مورد بننے کی کوشش کریں۔ یا پھر مسلسل نافرمانی سے ممسوخ الفطرت ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تباہ کر دئے جاکر ان کی جگہ دوسری قوم لا کھڑی کر دی جائے۔ یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْآ اَمْثَالَکُمْ۔

قدرت نے تمام آلام و مصائب کا ایک ہی علاج بتایا ہے۔ اور وہ ہے توبہ اور استغفار۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ایمان و اسلام قبول کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا۔ جس کا ذکر قرآن پاک میں ہے۔ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا o یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا o وَیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْھٰرًا o (میں نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ وہ بارانِ رحمت برسائے گا۔ تمہیں مال و دولت سے نوازیگا نیز اولاد عطا کرے گا۔ اور تمہارے لئے نہریں بھی جاری کر دے گا) گویا قحط اور خشک سالی ہو یا قلت مال و اولاد، یا نہری پانی کا قضیہ، سب کا علاج اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگنا اور اس کی طرف رجوع کرنا ہے۔ اب ہزاروں جتن اور اسباب و ذرائع کی تلاش کریں اگر اللہ تبارک و تعالیٰ غضبناک ہوئے تو اسباب مہیا نہ ہو سکیں گے۔ یا مہیا شدہ کو وہ تباہ کرکے رکھ دینگے اور اگر ان کی رحمت شامل حال ہوئی غیب سے سامان پیدا ہوتے ہیں اور دیکھتے دیکھتے ایک گرا ہؤا ساقط الاعتبار ملک پورا پورا وقار و اقتدار حاصل کرکے اول درجہ میں شمار ہونے لگتا ہے۔

قدرتی وارننگ اور ہماری بے پرواہی

مغربی پاکستان کے سیلابوں کے بعد مشرقی پاکستان کا حالیہ سیلاب و طوفان ہمارے لئے قدرتی وارننگ ہے۔ قدرت کی حکمتوں کا احاطہ انسان کی محدود عقل نہیں کر سکتی۔ ایسے حوادث ساری قوم کے لئے سبق آموز ہوتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ آئے دن اس طرح کی تنبیہات کے باوجود

(باقی صفحہ ۵ پر)

خطبہ یوم الجمعۃ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۱ر نومبر ۱۹۶۰ء

از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی دروازہ شیرانوالہ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کن لوگوں کو جنت کے داخلہ کا وعدہ فرمایا ہے

اس کے متعدد شواہد

پہلا شاہد

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝

(سورۃ البقرہ رکوع ۲۶ پارہ ۲)

ترجمہ: کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ حالانکہ تمہیں وہ (حالات) پیش نہیں آئے جو ان لوگوں کو پیش آئے جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ انہیں سختی اور تکلیف پہنچی اور ہلا دیئے گئے یہاں تک کہ رسول اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بول اٹھے کہ اللہ کی مدد کب ہوگی۔ سنو! اللہ کی مدد قریب ہے۔

حاصل

یہ ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں اور انبیاء علیہم السلام پر بھی تکلیفیں آئیں ایسی تکلیفیں پیش آئیں کہ گھبرا کر کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کب آئے گی؟ اللہ تعالیٰ نے ان کی گھبراہٹ پر جواب دیا کہ گھبراؤ مت! اللہ تعالیٰ کی مدد تمہارے شامل حال ہونے والی ہے۔

حالانکہ

انبیاء علیہم السلام اعلیٰ درجہ کے صابر ہوتے ہیں لیکن انہیں بھی ایسی آزمائشوں سے گزرنا پڑا کہ گھبرا گئے جب پہلے لوگوں کا مصائب میں مبتلا کر کے امتحان لیا گیا ہے

تو کیا

تمہیں (اے مسلمانو!) آزمایا نہیں جائے گا۔ یقیناً تم پر بھی آزمائش کے وقت آئیں گے۔ تمہارا فرض ہے کہ اسلام کی راہ میں جو مصیبت آئے اسے خندہ پیشانی سے جھیلو۔ اور سمجھو کہ یہ ہمارا امتحان ہو رہا ہے کہ کھرے ہیں یا کھوٹے؟ جو مسلمان مصائب آنے پر ثابت قدم رہیں گے اور کھوٹے ڈھلمل یقین اسلام کی راہ میں سختی برداشت نہیں کریں گے اور واویلا کریں گے وہ مسلمان گویا کہ فیل ہو گئے۔ بہادر وہ ہے جو صحیح اسلام کو پہلے سمجھ لے۔ پھر خواہ جان جائے لیکن ایک قدم پیچھے نہ ہٹے یہی لوگ سچے مسلمان ہوں گے اور یہی حضرات جنت کے وارث ہوں گے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ۔

دوسرا شاہد

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

(سورۃ آل عمران رکوع ۱۴ پارہ ۴)

ترجمہ: کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی تک اللہ تعالیٰ نے نہیں ظاہر کیا ان لوگوں کو جو تم میں سے جہاد کرنے والے ہیں اور ابھی صبر کرنے والوں کو بھی ظاہر نہیں کیا اور تم موت سے پہلے اس کی ملاقات کی آرزو کرتے تھے سو اب تم نے اسے آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا

یعنی

اللہ تعالیٰ نے مصائب میں مبتلا کر کے تمہیں ابھی آزمایا ہی نہیں کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ مصائب کی بھٹی میں ڈالے بغیر جنت میں داخل کر دے گا۔ حالانکہ ابھی کھرے مسلمان جو اسلام کے نام پر ہر مصیبت جھیلنے والے سر بکف نکلتے ہیں اور جو مصیبت کے وقت میں بھاگ جانے والے ہیں، انہیں جدا جدا ہی نہیں کیا

گویا

کہ تم اسلام کا دعویٰ کرنے کے باعث پہلے مصائب میں ثابت قدم رہو گے تو جنت میں جانے کے مستحق ہو گے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ

تیسرا شاہد

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ۝

(سورۃ النساء رکوع ۱۸ پارہ ۵)

ترجمہ۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔ انہیں ہم باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔

حاصل

یہ ہے کہ جن کے ایمان کے ساتھ نیک اعمال بھی ہوں گے۔ فقط ان کے ساتھ وعدہ فرما رہے ہیں کہ جنت میں داخل کئے جائیں گے۔

چوتھا شاہد

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَـيْـــًٔا ۝ جَنّٰتِ عَدْنِۨ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ۝

(سورۃ مریم رکوع ۴ پارہ ۱۶)

ترجمہ۔ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کئے سو وہ لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کا ذرا نقصان نہ کیا جائے گا۔

حاصل

یہ نکلا کہ جن لوگوں میں ایمان کے ساتھ

اعمال صالحہ بھی ہوں گے، وہی لوگ فی اول الحال بہشت میں جائیں گے اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا جائے گا۔ یعنی کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ نیکی بھی ضائع نہیں کی جائے گی بلکہ ہر نیکی کا بدلہ ملنا ضروری ہے۔ خواہ بڑی ہو یا چھوٹی — یہ وعدہ پورا ہو گا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دنیا میں رہتے ہوئے کیا تھا۔ وہ وعدہ الٰہی پورا ہو کر رہے گا۔

پانچواں شاہد

الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنقُضُونَ الْمِيثَاقَ ۝ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَن صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ ۝ سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝

(سورۃ الرعد رکوع ۳ - پارہ ۱۳)

ترجمہ: وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اس عہد کو نہیں توڑتے، اور وہ لوگ جو ملاتے ہیں جس کے ملانے کو اللہ نے فرمایا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور بُرے حساب کا خوف رکھتے ہیں اور وہ جنہوں نے اپنے رب کی رضامندی کے لئے صبر کیا اور نماز قائم کی اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کیا اور برائی کے مقابلہ میں بھلائی کرتے ہیں، انہیں کے لئے آخرت کا گھر ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغ جن میں وہ خود بھی رہیں گے اور ان کے باپ دادا اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکوکار ہیں اور ان کے پاس فرشتے ہر دروازے سے آئیں گے کہیں گے تم پر سلامتی ہو، تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے — پھر آخرت کا گھر کیا ہی اچھا ہے۔

حاصل

یہ نکلا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے عہد کرنے کے بعد اسے پورا کرتے ہیں مثلاً ایک مرتبہ کر لیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار ہیں پھر اس کی جان بوجھ کر کبھی نافرمانی نہیں کرتے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے عہد کرنے کے بعد کبھی نہیں توڑتے اور مثلاً جن لوگوں کے ساتھ صلہ رحمی کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا جاتا ہے، ان سے قطع رحمی نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ڈرتے رہتے ہیں کہ اس کی کوئی نافرمانی نہ ہو جائے اور قیامت کے دن اعمال نامہ کے خراب ہونے سے ڈرتے ہیں۔ یعنی کوئی کام ایسا نہیں کرتے جس کے کرنے سے قیامت کے دن اعمالنامہ خراب ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی تکلیف آجائے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے صبر کرتے ہیں اور باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں اور راہ خدا میں خرچ بھی کرتے ہیں کبھی چھپ کر، کبھی ظاہر۔ جیسا مناسب ہو اور کوئی ان کے ساتھ برائی کرے تو اس کے ساتھ برائی نہیں کرتے بلکہ نیکی کرتے ہیں۔ ان حضرات کے لئے قیامت کے دن بہشت کا داخلہ ہو گا اور ان کے باپ اور بیویاں اور اولاد جو نیک ہوں گے ان لوگوں کے ساتھ اکٹھے رکھے جائیں گے اور ہر دروازہ سے فرشتے ان پر داخل ہوں گے کہ ان پر سلام کہیں گے

چھٹا شاہد

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَّهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ۝

(سورۃ النساء رکوع ۸ پارہ ۵)

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے انہیں ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے ان کے لئے وہاں ستھری عورتیں ہوں گی اور ہم انہیں گھنی چھاؤں میں رکھیں گے۔

حاصل

یہ نکلا کہ ایمان اور عمل صالح پر جنت میں داخل کرنے کا وعدہ ہے جس جنت میں ہمیشہ نہریں بہتی ہوں گی ان بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے اور جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد نیک اعمال نہیں کئے کیا انہیں مرنے ہی فوراً جنت میں داخل کریگا بلکہ پہلے بد اعمالیوں کی سزا بھگتیں گے پھر اگر ایمان سلامت ہے تو جنت میں داخلہ نصیب ہو گا۔

دوزخ میں جانا

کوئی آسان چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ اس سے بچائے۔ ورنہ اگر بالفرض ہزار سال بھی ایک انسان زندہ رہے اور عیش و آرام سے زندگی بسر کرے۔ اگر خدانخواستہ بالفرض ایسے نازپروردہ آدمی کو ایک منٹ کے لئے بھی دوزخ میں داخل کیا گیا تو کہے گا کہ اے اللہ میں نے تو کبھی آرام پایا ہی نہیں۔

ساتواں شاہد

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا ۝

(سورۃ النساء رکوع ۱۸ پارہ ۵)

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے، انہیں ہم باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ (تعالیٰ) کا وعدہ سچا ہے اور اللہ (تعالیٰ) سے زیادہ سچا کون ہے۔

حاصل

یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔ انہیں جنت کے باغوں میں رکھا جائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ ان لوگوں سے سچا وعدہ ہے۔

آٹھواں شاہد

لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ۝ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ ۝ كَذَٰلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

(سورۃ النحل رکوع ۴ پارہ ۱۴)

ترجمہ: جنہوں نے نیکی کی ہے (ان کے لئے) اس دنیا میں بھی بہتری ہے

اور البتہ آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے اور پرہیزگاروں کا کیا اچھا گھر ہے ہمیشہ رہنے کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے ۔ ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جو چاہیں گے انہیں وہاں ملے گا ۔ اللہ (تعالیٰ) پرہیزگاروں کو ایسا ہی بدلہ دے گا ۔ جن کی جان فرشتے قبض کرتے ہیں ، ایسے حال میں کہ وہ پاک ہیں ۔ فرشتے کہیں گے تم پر سلامتی ہو بہشت میں داخل ہو جاؤ ، بسبب ان کاموں کے جو تم کرتے تھے ۔

ان آیات کو غور سے پڑھیئے

اس میں مندرجہ ذیل چیزیں ہیں

(۱) جو نیک کام کرتے ہیں ، ان کے لئے اس دنیا میں بھی بہتری ہے ۔

(۲) اور ان لوگوں کے لئے آخرت کا گھر بھی بہتر ہے ۔ یعنی وہاں بھی جائیں گے تو آرام سے رہیں گے ۔

(۳) اور وہ گھر ان اللہ کے بندوں کو پرہیزگاری کے باعث ملا ہے (یعنی دنیا میں ہر اس کام سے بچتے تھے جس کے کرنے سے اللہ تعالےٰ ناراض ہو ۔

(۴) موت کے وقت ان کی حالت بارگاہ الٰہی میں پسندیدہ تھی تبھی تو فرشتے ان کو سلام کہہ رہے ہیں ۔

(۵) اور انہیں فرشتے خوشخبری دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیک عملوں کے سبب سے تمہیں جنت عطا فرمائی ہے ۔

نواں شاہد

وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ؀ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ؀ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۨ ؀ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ؀

(سورۃ فاطر رکوع ۴ پارہ ۲۲)

ترجمہ : اور بعض ان میں سے اللہ کے حکم سے نیکیوں میں پیش قدمی کرنے والے ہیں ۔ یہی تو اللہ (تعالیٰ) کا بڑا فضل ہے ۔ ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں ۔ وہ ان میں داخل ہوں گے انہیں وہاں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے ۔ اور اس میں ان کا لباس ریشم کا ہو گا اور وہ کہیں گے اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا بیشک ہمارا رب بخشنے والا قدردان ہے ۔ وہ جس نے اپنے فضل سے ہمیں سدا رہنے کی جگہ میں اتارا جہاں ہمیں نہ کوئی رنج پہنچتا ہے اور نہ کوئی تکلیف ۔

ان حضرات میں جو

بہشت میں بھیجے گئے ہیں ۔ ایک بہت بڑی خوبی تھی

وہ یہ کہ

ہر نیکی کے کام میں پیشقدمی کرنے والے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ ۔

دسواں شاہد

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؀

(سورۃ المائدۃ رکوع ۱۰ پارہ ۶)

ترجمہ : بیشک جو مسلمان ہیں اور جو یہودی ہیں اور صابی اور نصاریٰ ، جو کوئی اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور نیک کام کئے تو ان پر کوئی خوف نہیں ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے فقط !

حاصل

کہ تمام مذاہب والوں کا راستہ ایک ہی ہے اور وہ ایمان اور عمل صالح ہیں جو کوئی اس راستہ پر چلا وہی خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہو گا ۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی مذہب کا نام لیوا ہونا موجب نجات نہیں ہے بلکہ ایمان صحیح اور عمل صالح کی ضرورت ہے ۔

بقیہ اداریہ

(صفحہ ۲ سے آگے)

ہمارے کانوں پہ جوں تک نہیں رینگتی ۔ حال ہی میں بلبل اکاڈمی کا ایک وفد مشرقی پاکستان سے آکر مغربی پاکستان کے مراکز میں دورہ کر رہا ہے ۔ اس میں ۲۸ مرد اور عورتیں شامل ہیں ۔ یہ اپنے خاص قسم کے ناچ کا مظاہرہ کرتے اور اپنے فن رقص کا کمال دکھاتے پھرتے ہیں ۔ مغربی پاکستان میں ان کے دورے کا انتظام ادارہ قومی تعمیر نو نے کیا ہے ۔

ہم حیران ہیں کہ ناچنے سے قومی تعمیر کا کیا تعلق ہے ۔ کیا اس سے غذائی اجناس میں بہتات ہوتی ہے ۔ کیا اس سے دریاؤں اور نہروں کا رُخ ہماری طرف مُڑ سکتا ہے کیا اس سے سمگلنگ میں کمی آسکتی ہے ۔ یا اسٹرلنگ میں اضافہ ہو سکتا ہے ۔ اور کیا اس فن کے کمالات سے محظوظ ہو کر اگر ہماری نئی پود اسی کی رسیا ہو جائے تو اس سے ہماری دفاعی قوت میں اضافہ ہوگا ۔ کیا ہماری تاریخ میں ناچنے اور گانے والوں کی فتوحات کی بھی کوئی فہرست ہے ؟

عبرتناک طوفان اور ہمارا فرض ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم مشرقی بنگال کی اس مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھیں ، اس تازیانہ عبرت سے عبرت حاصل کریں ۔ آخر وہ بھی ہماری ہی طرح پاکستانی اور ہمارے مسلمان بھائی تھے جو بعض اطلاعات کی رو سے بیس ہزار کی تعداد میں چشم زدن میں مچھلیوں یا گدھوں کی خوراک بن گئے ۔ اس وقت تک ہماری حکومت مختلف طریقوں سے مکمل ہمدردی کرتی ، امداد پہنچاتی اور فوج تک کو استعمال کر رہی ہے ۔ لیکن یہ سارا کام صرف حکومت پر چھوڑ دینا اور مخیر حضرات اور باقی قوم کا اس سے بے اعتنائی برتنا نہ اسلام کا تقاضا ہے ۔ نہ ملی احساس کا ۔ اس وقت قوم پر دو فرض عائد ہوتے ہیں ۔ ایک تو یہ ہے کہ مصیبت زدگان سے پوری پوری ہمدردی کی جائے اور ہر ممکن طریق سے ان کو امداد پہنچائی جائے ۔

دوسرے یہ کہ ہم اپنے اعمال و افعال کی اصلاح ، انفرادی کردار کو بلند اجتماعی فرائض کا احساس اور اپنے افکار و نظریات پر اسلام کی روشنی میں نظرثانی کر کے اللہ تعالےٰ سے نصرت حاصل کریں ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

نوعمر بچوں پر قرآن کی تعلیم کا اثر

ذیل میں ہم مدرسہ قاسم العلوم متعلقہ انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور میں قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم پانے والے بچوں کے امتحان کا نتیجہ شائع کر رہے ہیں یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے، کہ مسلمان بچوں کی روحانیت کے لئے سکولوں اور کالجوں کی تعلیم زہر قاتل ہے۔ اس زہر کا تریاق قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم ہے۔ ان نوعمر بچوں کے جوابات ملاحظہ کرنے کے بعد قارئین کرام خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ تریاق کتنا ضروری ہے اور عام طور پر والدین اس کی اہمیت سے کتنے غافل ہیں ؎

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے ترا کہاں سے آئے صدا لا الٰہ الا اللہ

اقبال

نتیجہ امتحان ششماہی مدرسہ قاسم العلوم درس قرآن مجید و حدیث شریف

نمبر شمار	نام	متعلم	کل نمبر	حاصل کردہ نمبر
۱	فرخ عبیداللہ ملک	سٹوڈنٹ کالج آف اینیمل ہسبنڈری۔ لاہور	۸۰	۸۰
۲	محمد طاہر	جماعت ہشتم۔ اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور	״	۸۰
۳	محمد شریف کھوکھر	نارتھ ویسٹرن ریلویز ہیڈ کوارٹرز آفس ״	״	۸۰
۴	محمد طیب ولد محمد یعقوب	״ سٹوڈنٹ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ	״	۸۰
۵	راحت نجیب ملک	״ فسٹ ایئر کالج آف اینیمل ہسبنڈری	״	۸۰
۶	محمد طیب ولد ظہور احمد	״ ہشتم سی اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ	״	۸۰
۷	محمد شفیع	״ نارتھ ویسٹرن ریلویز ہیڈ کوارٹرز آفس	״	۸۰
۸	احمد عبدالرحمٰن	״ متعلم مدرسہ قاسم العلوم	״	۸۰
۹	عطاء الٰہی	״ جماعت ہشتم۔ خزانہ گیٹ اسلامیہ ہائی سکول	״	۸۰
۱۰	محمد اعجاز	(سی کوم) ہیلی کالج آف کامرس لاہور	״	۸۰
۱۱	عبدالواحد	״ نہم ب اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ	״	۸۰
۱۲	کلیم اقبال راٹھر	״ ششم ب رنگ محل مشن ہائی سکول	״	۸۰
۱۳	صفدر حسین مسکین	״ ہشتم سی۔ ״	״	۸۰
۱۴	خالد محمود اظہر	״ متعلم مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ	״	۸۰
۱۵	زبیر گلریز راٹھر	״ فسٹ ایئر اسلامیہ کالج ریلوے روڈ	״	۸۰
۱۶	محمد عبدالماجد قریشی	״ پاک لینڈ ہائی سکول ـ وسن پورہ	״	۸۰
۱۷	فخرالدین قریشی	״ فسٹ ایئر۔ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ	״	۸۰
۱۸	محمد احمد	״ دہم بی۔ اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ	״	۸۰
۱۹	حافظ کاظم حسن	״ چہارم۔ خورشید الاسلام سکول۔ فاروق گنج	״	۷۵
۲۰	حافظ محمد ہاشم	״ متعلم مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ	״	۷۵
۲۱	زاہد عبید ملک	جماعت نہم سنٹرل ماڈل ہائی سکول ـ لاہور	۸۰	۷۵
۲۲	دل محمد	״ ہفتم سی۔ وطن اسلامیہ ہائی سکول	״	۷۰
۲۳	زاہد جاوید بٹ	״ ہفتم سی۔ رنگ محل مشن ہائی سکول	״	۷۰
۲۴	محمد عرفان ملک	״ ششم بی ״	״	۷۰
۲۵	عبدالقادر زبیر قریشی	״ سٹیپ پلیٹی ـ وسن پورہ ـ	״	۷۰
۲۶	آفتاب احمد	״ دہم ڈی۔ اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ	״	۶۵
۲۷	محمد شبیر	״ ہفتم اے ہستی مسلم لیگ ہائی سکول	״	۶۵
۲۸	منور علی	״ ہشتم اے پاک سٹینڈرڈ کالج	״	۶۰
۲۹	سہیل احمد ملک	این ڈبلیو آر ہائی سکول	״	۶۰
۳۰	محمد رضوان ملک	״ ششم بی۔ رنگ محل مشن ہائی سکول	״	۶۰
۳۱	محمد اشرف	״ ششم سی۔ اسلامیہ ہائی سکول مصری شاہ	״	۵۵
۳۲	محمد افضل	״ ششم بی ״ شیرانوالہ گیٹ	״	۵۵
۳۳	محمد منیر	״ نہم اے ״ مستی گیٹ	״	۵۵
۳۴	محمد اقبال احمد	״ ہفتم ״ شیرانوالہ گیٹ	״	۵۳
۳۵	محمد سرور	״ ششم بی ״	״	۵۰
۳۶	محمد فائز ملک	״ پنجم رنگ محل مشن ہائی سکول	״	۴۵
۳۷	اعظم علی	״ پنجم بی کارپوریشن پرائمری سکول چوک نواب صاحب	״	۳۰
۳۸	جمیل احمد	״ پنجم د ״ لاٹن سبحان خاں	״	۲۵
۳۹	محمد شعیب	بنیل ورکس چوک دالگراں لاہور		۲۵
۴۰	محمد عبداللہ	״ چہارم کارپوریشن پرائمری سکول لاٹن سبحان خاں		۲۰

پرچہ امتحان ششماہی مدرسہ قاسم العلوم

درس قرآن مجید و حدیث شریف

وقت چار گھنٹے کل نمبر ۸۰

(ا) يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

آیت نمبر ۳۵ - ۳۶ پارہ ۸ کا ترجمہ لکھو اور ان دونوں آیات کا مطلب واضح طور پر تحریر کرو۔

یا

(ب) وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ

إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ ۝ أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُمْ بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ۝

سورۂ توبہ پارہ ۱۰ آیت ۱۲، ۱۳، ۱۴ کا ترجمہ لکھو اور ان تینوں آیات کا مطلب بیان کرو (۲۰)

(۲) پارہ آٹھ، نو یا دس میں سے پانچ آیات کا ترجمہ لکھو اور ہر آیت کا نمبر بھی تحریر کرو (۲۵)

(۳) حدیث شریف نمبر ۱۵۳ :- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً — رواہ مسلم (۵)
اس حدیث کا مطلب تحریر کرو۔

(۴) حدیث شریف نمبر ۱۵۷، ۱۵۸ :- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً (متفق علیہ)
۱۵۸ :- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ رواہ مسلم قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ أَكْثَرُ۔ ترجمہ کرو (۱۰)

(۵) تعلیم دین کس قدر ضروری ہے؟ اس پر ایک مضمون لکھو۔ (۱۰)

(۶) اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم دین سے جو تم میں نمایاں فرق ہوا ہے، اسے تحریر کرو (۱۰)

جوابات

فرخ ملک :

سوال نمبر ۱ :- ترجمہ آیت ۳۵-۳۶ پارہ ۸

اے آدمؑ کی اولاد! اگر آئیں تمہارے پاس رسول تمہیں میں سے پڑھیں تم پر میری آیتیں، پھر جو کوئی ڈرا اور اصلاح کی تو ان کے لئے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۝ اور وہ لوگ جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور تکبر کیا ان سے وہی لوگ ہیں جہنم میں رہنے والے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

مطلب آیات شریفہ : اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اس آیت میں آدم علیہ السلام کی اولاد کو خصوصی طور پر حکم فرمایا ہے کہ میرے جو رسول تم میں آئیں اور میرے حکم تمہیں سنائیں تم ان کے کہنے پر عمل کرو، تقویٰ اختیار کرو اور برائیوں سے باز آکر اور سیدھے راستے پر چل کر اپنی اصلاح کرو۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کریں، خوشخبری نازل فرمائی ہے، وہ یہ ہے کہ ایک تو حساب کتاب کے دن جب سب لوگ اپنے اپنے عملوں کے ڈر کی وجہ سے خوف زدہ ہوں گے تو ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی پیروی کرتے رہے ہیں۔ انہیں کوئی ڈر نہیں ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے دل میں اطمینان اور تسکین ڈال دیں گے دوسرے اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی انہیں خوف اور غم سے دور ہی رکھیں گے یعنی ایسے لوگ جو صرف اللہ تعالیٰ کے ہو جائیں، ان کے احکام کو پوری طرح بجا لائیں، ان کے لئے دنیا میں ایسی کوئی چیز اور نہیں رہ جاتی جس سے وہ ڈر کھائیں یا کوئی وجہ ایسی نہیں جس سے وہ غمگین ہوں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس حکم میں آدم علیہ السلام کی اولاد کے ساتھ ساتھ جنات بھی شامل ہیں۔ کیونکہ جنات ہر ایک بات میں انسانوں کے تابع ہوتے ہیں جیسے مذہب میں، رسم و رواج میں، کھیل کود میں اور رہنے سہنے کے دوسرے طریقوں میں یہ انسان کی پیروی کرتے ہیں اسی طرح یہ حکم جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کے لئے دیا ہے جنات پر بھی فرض ہے۔ انسانوں اور جنات کے لئے اس خوشخبری کے فوراً بعد ہی اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے سزا بھی بتائی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو نہ مانیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی آیات کو جھٹلائیں مثلاً اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کریں رسولوں کی پیروی نہ کریں بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکام کے سامنے تکبر کریں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکموں کو حقارت کی نظروں سے دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہی لوگوں کے لئے آگ کا عذاب یعنی جہنم تیار کی ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ فرماتے ہیں وہ اس آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور اس عذاب کا مزہ چکھتے رہیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے کفر سے بچائے اور سیدھا راستہ دکھائے تا کہ ہم جہنم کے اس دردناک عذاب سے بچے رہیں۔ آمین — ثم آمین!

سوال نمبر ۵ — تعلیم دین

تعلیم دین کا فقدان ہمارے ملک میں عام دیکھنے میں آتا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ آج تک نہ ہماری حکومت نے اور نہ ہی ہمارے ملک کے مخیر حضرات نے علم دین کو پھیلانے میں کما حقہ مدد دی ہے اور اگر کسی پاک دل نے اس تعلیم کو پھیلانے کی جرأت بھی کی تو سب اطراف سے فی سبیل اللہ اس کی مخالفت شروع کر دی گئی۔ پھر بھی جن اللہ والوں نے اپنی زندگیوں کو صرف دین کی خدمت کیلئے وقف کر دیا ان کے مقابلے میں آنے والوں کو مخالفت کے ہتھیار پھینکنے ہی پڑے۔ علم دین کو پھیلانے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ اپنی جان اور مال غرضیکہ ہر چیز کو اس کی راہ میں قربان کر دیا جائے ورنہ انسانوں کے شیطان اور جنات کے شیطان ہمیشہ اس تعلیم کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہی رہیں گے۔

ہمیں چاہئے کہ ہم دوسری دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ تعلیم دین کو بھی جاری رکھیں کیونکہ دنیاوی تعلیم تو ہمارے لئے صرف دنیا ہی میں نفع آور ہے اور یہ بھی پتہ نہیں کہ دنیا میں نفع دیتی بھی ہے یا نہیں کیونکہ انسان کو اپنی موت کے وقت کا بالکل علم نہیں ہے کیا پتہ ساری عمر تعلیم حاصل کرتے رہیں اور جب اس سے نفع اٹھانے کا موقع آئے۔ اللہ تبارک تعالیٰ اس کا موقع ہی نہ دے اور اس جہان فانی سے کوچ کا حکم فرما دے کیونکہ ؎

دنیا بامید قائم است

اس لئے دنیاوی تعلیم بھی حاصل کرنی چاہئے تاکہ آرام سے زندگی گزار سکیں لیکن اس کے مقابلے میں دینی تعلیم کی اہمیت ملاحظہ فرمائیے کہ جب تک دینی تعلیم حاصل نہ کریں، دنیا میں رہنے سہنے کے طریقے، اچھے برے اعمال، آخرت کے احوال یعنی کسی بھی چیز کے متعلق ہمیں علم نہیں ہو سکتا۔

دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ہمیں پہلے قرآن حکیم کو سامنے رکھنا پڑتا ہے اور حدیث رسول پاک کو سبق کے طور پر پڑھنا ہوتا ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی وحدت، حکمت، دانائی اور برائی کا اندازہ ہوتا ہے۔ اپنے سے پہلی امتوں اور ان میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے رسولوں اور نبیوں کے زندگی کے حالات کا پتہ چلتا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے ان عذابوں کا علم ہوتا ہے جو وقتاً فوقتاً پہلی امتوں پر ان کی اللہ تعالیٰ کے احکام سے نافرمانی کے عوض میں بھیجے گئے۔ ہمیں ان واقعات سے عبرت حاصل ہوتی ہے۔ ہمیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے خوشخبریاں سنائی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی صفات، رحیم و کریم کا پتہ چلتا ہے اور ہمیں اپنے عذابوں سے ڈرایا ہے جن سے اللہ تعالیٰ کی صفات قہار اور جبار کا علم ہوتا ہے۔ غرضیکہ قرآن حکیم میں اس قدر نعمتیں پنہاں ہیں کہ ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس کے شکریہ کے لئے الفاظ تلاش کر سکتے ہیں۔ حدیث شریف سے ایک تو قرآن مجید کی تفسیر کا پتہ چلتا ہے دوسرے دنیا میں زندگی گزارنے کے طریقوں کے مطابق ہر قسم کی تفصیلات دی گئی ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم کو حاصل کر کے دنیا اور آخرت کے مسائل سے روشناس ہو جائیں اور ان پر عمل کرنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ آمین۔

سوال نمبر ۶ — تعلیم دین سے جو نمایاں فرق پڑتا ہے

وہ یہ ہی ہوتا ہے کہ تعلیم حاصل کرنے والے کو دین کے متعلق معلومات حاصل ہو جاتی ہیں اور آدمی دین پر عمل کرنا سیکھ لے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے تین مرتبہ دریافت کیا تھا کہ دین کیا چیز ہے آپ نے تینوں مرتبہ جواب میں فرمایا کہ دین "اخلاق" ہے۔

اس بات کے تحت مجھ میں دین کی تعلیم حاصل کرنے سے جو فرق پڑا ہے وہ ہے اخلاق کا قدرے سدھرنا۔ میں اس سے زیادہ اس مضمون پر کچھ کہہ کر اپنی تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ میرے اخلاق کو اور سدھارے اور خلق خدا کی خدمت کرنے

کا موقع عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد طاہر

سوال نمبر ۱ مطلب آیت شریف ۳۵:۔ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتے ہیں ”اے انسانو! اگر تم میں انسانوں ہی میں سے رسول پیغام حق لیکر آئیں اور دین خداوندی کی اشاعت کریں تو جو کوئی تم میں سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے عذاب اور سزا سے ڈر کر اپنی حالت کو سنوارے اور ان رسولوں کا کہا مان کر راہ راست پر آجائے اس پر کچھ خوف نہیں یعنی موت کے وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتہ آکر خوشخبری دیتا ہے کہ تم پر کچھ خوف نہیں۔ اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہے اور تم اس سے راضی۔

مطلب آیت شریف ۳۶۔ اللہ تبارک تعالیٰ اس آیت شریفہ میں فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جنہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا (اس میں یہ بھی شامل ہے کہ نہ انکار کیا اور نہ عمل کرنا)، ان آیات کے سامنے غرور کیا اور ان نشانیوں کے سامنے اکڑے وہ کس قدر ظالم ہیں۔ جو لوگ اللہ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ یہ تو مولویوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حکم فرما دیا کہ یہی لوگ ہیں جن کے واسطے جہنم بنائی گئی ہے۔ اس میں سے نکلنے کی کوئی صورت نہیں۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عذاب سے محفوظ رکھے — آمین!

سوال نمبر ۳ مطلب حدیث شریف۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نعوذ باللہ ظالم نہ تھے بلکہ ان کا یہ کہنا حق تھا کیونکہ وہ مشرکین کے مظالم سے تنگ آگئے تھے تب انہوں نے یہ آرزو کی کہ ان مشرکین کا ستیاناس ہو اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا دین یہاں پھیل سکے تاکہ ہم کو تبلیغ کا موقع ملے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ درخواست کی گئی یا رسول اللہ! مشرکین کے لئے بد دعا فرمایئے تو رحمۃ للعالمین نے فرمایا کہ میں دنیا میں لعنت و ملامت کرنے نہیں آیا۔ اس طرح جناب رسول اللہ کا یہ فرمان کہ مجھے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا گیا ہے حق ثابت ہوا۔

سوال نمبر ۵۔ تعلیم دین تعلیم دین ہمارے لئے اسی قدر ضروری ہے جس قدر خوراک ہر انسان کے لئے ضروری ہے۔ جیسے خوراک کے بغیر جسم تندرست نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح تعلیم دین کے بغیر روح بھی کمزور سے کمزور تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ اگر ہم کو بذریعہ تعلیم دین اللہ تعالیٰ کے احکام اور جناب رسول اللہ صلعم کی سنت نہ پہنچتی تو ہم آخرت کی ہر نعمت سے جن کا اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں ذکر فرمایا ہے محروم رہ جائیں گے۔ تعلیم دین ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے انسان اللہ تعالیٰ کو پہچانتا ہے۔ مسلمانوں کی گمراہی کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے دنیوی تعلیم سے دین کی تعلیم کو علیحدہ کر دیا اور گمراہی کے سمندر میں گہرے ہوتے چلے گئے اور جو تھوڑے بہت تعلیم دین کے مدرسے جاری ہیں وہ عام سکولوں اور کالجوں کے کروڑویں حصے سے بھی کم ہیں۔ اس بات سے قیامت کی وہ نشانی صاف ظاہر ہے کہ دنیا سے علم دین اٹھ جائیگا اور دنیوی علم بہت عام ہو جائیں گے۔ علم دین کی کمی ہی کی وجہ ہے کہ مسلمان جلد دھوکے میں آجاتے ہیں۔ کسی نے ہندوؤں کی طرح سر پر بودی رکھ لی تو اسے بزرگ سمجھ لیا۔ کسی نے قمیص میں سے ایک بازو اندر ہی رکھ لیا تاکہ دھوکہ دے کر کچھ بٹور سکے تو یہ بہت سیدھا آدمی ہے قمیص بھی پہننی نہیں آتی۔ — اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری پستی میں گری ہوئی قوم کو سنبھالنے کی توفیق عطا فرمائے اور تعلیم دین کو عام کر دے — آمین!

سوال نمبر ۶ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم میں پہلے سے بہت زیادہ فرق پیدا ہو گیا ہے جیسے بڑے چھوٹے کا لحاظ۔ کھرے کھوٹے کی تمیز۔ ہر قسم کے مسائل۔ نیکی بدی میں تمیز۔ اچھائی سے رغبت۔ برائی سے نفرت۔ حرام حلال میں فرق۔ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت۔ آوارگی سے نفرت وغیرہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہوئے ہیں۔ نماز کی توفیق اللہ تعالیٰ کے ڈر سے یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیار سے اس کے علاوہ میرے پروردگار کے اور بھی ان گنت احسانات ہیں جو صرف تعلیم دین کا ہی اثر ہیں۔

محمد شریف کھوکھر

سوال نمبر ۲ (ب) آیت ۴۲ پارہ ۸:

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے۔ انہیں تکلیف دیتے ہم کسی جان کو مگر اس کی وسعت کے مطابق یہی لوگ جنتی ہیں۔ اس میں وہ سدا ہی رہیں گے۔

(ج) آیت ۱۸۲، پارہ ۹:۔

اور وہ لوگ جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو پھر پکڑتے ہیں ہم ان کو ایسی جگہ سے جہاں انہیں گمان بھی نہیں ہوتا۔

(د) آیت ۲۷ پارہ ۹:۔

اے ایمان والو! مت خیانت کرو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے معاملہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں اور نہ خیانت کرو ان مالوں میں جو تمہارے پاس بطور امانت ہیں۔ اگر تم جانتے ہو۔

سوال نمبر ۵۔ تعلیم دین تعلیم دین سے مراد اللہ تبارک و تعالیٰ کی پاک کلام یعنی قرآن مجید اور اس کی شرح میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث خیر الانام ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی یہ ہے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید پڑھے اور قرآن مجید پڑھائے۔ انسان کا مقصد حیات اس پر عمل پیرا ہو کر ہی پورا ہو سکتا ہے انسان دنیا میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی یاد کے لئے پیدا کیا گیا ہے دنیا امتحان گاہ ہے اور آخرت کی کھیتی ہے۔ اس والی ابدی زندگی جو موت کے بعد نصیب ہو گی۔ اس کے لئے نیک اعمال کا ذخیرہ یہاں سے جمع کر کے لے جانے کی اشد ضرورت ہے، اس کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکامات جن کے مطابق حساب و کتاب لیا جائے گا وہ ہے قرآن مجید اور اس کی شرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ جو بڑی بڑی ضخیم کتابوں میں محفوظ ہے انکو سیکھنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

دین کی تعلیم خود حاصل کرنا اور اہل و عیال کو اس کی ترغیب دلانا نہایت ضروری ہے۔ اگر دین کی تعلیم ہو تو انسان سیدھا چلتا ہے وگرنہ بے شتر بے مہار کی مانند اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ دین چونکہ منجانب اللہ ہوتا ہے اور اس کی تعلیم حاصل کرنا مرد و زن بچے بڑے پر فرض عین کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر دین کی تعلیم حاصل نہ کی جائے تو یہ بڑے خسارے کی بات ہے۔ قیامت کے دن جب دوزخی دوزخ میں جائیں گے تو وہ اولاد جن کو ان کے ماں باپ نے دنیوی تعلیم دے کر دنیا میں بام اوج پر پہنچا دیا مگر دین کی تعلیم سے کوئی سروکار نہ رکھا اور دنیا کی زندگی ہی کو مقصود بالذات بنایا اور آخرت نہ کمائی، اپنے شفیق و محسن ماں باپ کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہِ عالی میں اپنی دوزخی اولاد درخواست کرے گی۔ اے رب ہمارے! ہم نے تابعداری کی اپنے بزرگوں کی۔ یعنی اماں اور آبا کی۔ انہوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ اے اللہ! ان اماں اور آبا کو دگنا عذاب دینا اور ان ملعونوں پر بڑی لعنت بھیجنا کہ انہوں نے ہمیں دنیا سکھائی اور دینی تعلیم سے محروم رکھا۔ کیونکہ ہم تو دوزخ میں جا رہے ہیں۔ یہ سب دین کی تعلیم حاصل نہ کرنے کا نتیجہ ہے — اللہ تبارک و تعالیٰ سب کو اس نعمت عظمیٰ سے مستفید ہو کر اپنی آخرت سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

گر تو می خواہی مسلمان زیستن
نیست ممکن جز بقرآں زیستن

دین و دنیا کا چین اور سکھ فقط دین کے اتباع میں ہی ہے۔

محمد طیب ولد محمد یعقوب (صاحب)

سوال نمبر ۵ تعلیم دین اپنے دین۔ یعنی اسلام کی تعلیم ہر شخص کے لئے ضروری ہے اور یہ چیز شروع ہی سے سکھانی چاہیئے کیونکہ اگر بنیاد پکی ہوگی تو بڑے ہو کر انسان کو اسلام کا خیال رہے گا۔ ایک حدیث شریف میں آیا ہے، کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی بنیاد اسلام پر ہوتی ہے كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ۔ بعد میں لوگ اسے یہودی، نصرانی اور مجوسی وغیرہ بنا لیتے ہیں۔ اگر اسے بچپن ہی میں تعلیم دین شروع کرا دی جائے تو وہ اسے دوسرے غلط مذہبوں کے مقابلے میں جلدی سمجھے گا۔ آج کل کے ماحول میں ایسے لوگ بھی ہیں جو جوان ہو گئے ہیں لیکن انہیں کلام پاک پڑھنا بھی نہیں آتا۔ کالجوں کے ۹۰ فی صد لڑکے اس نعمت کے پڑھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ انہیں اپنے مذہب کا بالکل پتہ نہیں ہوتا لیکن کہتے یہ ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ اس زمانہ میں لوگ بچے کو جب وہ ہوش سنبھالتا ہے، انگریزی سکولوں میں تعلیم دلواتے ہیں میٹرک پاس کر لینے کے بعد اسے کالج میں بھیج دیتے ہیں۔ وہاں سے پڑھ کر وہ یورپ مزید پڑھائی کے لئے چلا جاتا ہے واپس آکر وہ گزیٹڈ افسر بن جاتا ہے لیکن اپنے دین کے متعلق اسے کچھ پتہ نہیں ہوتا والدین تو یہ سوچ لیتے ہیں کہ بڑا افسر بن کر وہ بہت سے پیسے

باقی صـ۱۱ پر

مجلسِ ذکر منعقدہ جمعرات ۱۹ جمادی الاوّل ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۶۰ء

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہٗ العالی نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

کرنا اور پھر ڈرنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

پہلی چیز یہ ہے کہ بارہا حدیث شریف پیش کر چکا ہوں کہ اس مجلس میں نیک نیتی سے شامل ہونے والوں کی اللہ تعالےٰ مغفرت فرما دیتے ہیں۔ جتنا بڑا حلقہ ہو گا اتنے فرشتے زیادہ ہوں گے جو اس حلقہ کو گھیرا ڈال لیتے ہیں۔ بعض احباب ۴۰-۵۰ میل سے چل کر محض اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس مجلس ذکر میں شامل ہوتے ہیں ــ اللہ تعالےٰ فرشتوں کو گواہ بنا کر فرماتے ہیں کہ میں نے سب کو بخش دیا۔

دوسری چیز یہ عرض کرتا ہوں کہ ایک ہے تعلیم اور دوسری تربیت مسلمانوں میں ایک طبقہ العوام کالانعام کا ہے جیسے ڈھور جانور ہوتے ہیں ان کو کوئی پتہ نہیں ہوتا کہ دن بھر کیا کیا کھاتا رہا۔ فقط ماں نے جنا۔ اناج کھایا اور بڑے ہو کر بچے جنے پھر مر گئے۔ نہ نماز نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج۔ اگر کسی اللہ والے کے اڑے چڑھ گئے تو ٹھیک ہو جائیں گے ــ دوسرا طبقہ یعنی خواص علماءِ کرام کا ہے۔ ان کے ہاں تعلیم تو ہوتی ہے، خیر و شر، حق و باطل کی تمیز بھی ہوتی ہے لیکن تربیت نہیں ہوتی۔ علماء کی صحبت میں طلباء کی استعداد ہو جاتی ہے کہ عبارت پڑھ کر ترجمہ سمجھ لیتے ہیں لیکن احادیث اور ترجمہ پڑھ لینے سے نہ تو ریا نکل جاتا ہے نہ کبر اور نہ حسد نکلتا ہے۔ یاد رکھیئے علمائے کرام کے ہاں تعلیم ہوتی ہے اور صوفیائے عظام تربیت فرماتے ہیں یعنی قال کو حال بنا دیتے ہیں۔ الٰہ آباد میں میں نے دیکھا ہے۔ جوانی میں میں سیاسیات میں حصہ لیا کرتا تھا۔ الٰہ آباد کے ایک جلسہ میں لاہوریوں نے مجھے نمائندہ انتخاب کر کے بھیجا تھا وہاں گنگا اور جمنا دو دریاؤں کا جوڑ ہے۔ میں سیر کرنے گیا۔ وہاں خوب موٹے تازے ہٹے کٹے بالکل ننگ دھڑنگ سادھو بیٹھے ہوتے ہیں۔ ہندو عورتیں آتی ہیں چڑھاوے چڑھاتی ہیں۔ لڈو ان کا نذرانہ ہوتا ہے۔ اُن کا تصوف یہ ہے کہ مرضی ان میں نہیں ہوتی۔ غرض اُن میں بھی تصوف ہے۔

میں صوفی باکمال اس کو سمجھتا ہوں جو شریعتِ محمدیؐ کا تابع ہو جس کے دائیں ہاتھ میں قرآن اور بائیں ہاتھ میں حدیثِ خیرالانام ہو اور خود اس پر عامل ہو۔

میں پچیس سال سندھ میں رہا ہوں۔ اس لئے میں سندھی جانتا ہوں۔ میرے ایک خط کے جواب میں میری تکمیل کے بعد حضرت امروٹی رحمہ نے ایک سندھی شعر لکھا تھا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ "اپنی نظر سے اپنے عیب دیکھو نہ کہ دوسروں کے عیب دیکھو اور اپنے آپ کو بھول جاؤ ــ ایک ایک منٹ میں سَو سَو مرتبہ خدا کا نام لیتے ہیں نہ کہ دوسروں کے عیب نکالتے رہتے ہیں" ــ میرے حضرت نے تو مجھے یہ تعلیم دی ہے۔

طالب علم محنت کرتے ہیں پھر ڈرتے ہیں کہیں فیل نہ ہو جائیں۔ دورہ تفسیر کے لئے میں چھوٹے درجہ کے آدمی نہیں لیتا۔ فارغ التحصیل عالم ہی لیتا ہوں۔ قرآن شریف کے درس میں جو رمضان شریف میں ہوتا ہے فقط عالم آتے ہیں۔ تین گھنٹے امتحان ہوتا ہے۔ بعض اوقات قابل فیل ہو جاتے ہیں۔ اس کو اپنی قابلیت پر غرور تھا مگر کوئی ایسا عارضہ لاحق ہو گیا کہ فیل ہو گئے مثلاً رات بھر مطالعہ کرتے رہے دن کو اونگھ آگئی پرچہ رہ گیا فیل ہو گئے بعض نالائق محنت کر کے پاس ہو جاتے ہیں۔ آج کا مضمون ہے کرنا اور ڈرنا ــ یہ ہے تربیت اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو روحانی امراض سے شفایاب فرمائے۔ آمین ص!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ــ جب آدمی نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے اور اللہ اکبر کہتا ہے تو شیطان آجاتا ہے اور کہتا ہے اذکر کذا اذکر کذا ــ فلاں بات یاد کر۔ فلاں بات یاد کر۔ شیطان نماز میں ریا لاتا ہے۔ اگر خیال کو روکا تو نماز بچ گئی ورنہ گئی۔

شیطان ہر نیک کام میں ریاء لاتا ہے۔ مثلاً نعت خوان نعت پڑھتا ہے لوگ واہ واہ کرتے ہیں اور یہ دل میں پھولا نہیں سماتا یہ ریاء ہے اگر تربیت یافتہ نہیں اور شیطان کے وار کو رد نہیں کیا تو پڑھی نعت اور ہو گیا مشرک۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ریاء کو شرک اصغر فرمایا ہے۔ اور اپنی امّت کے لئے سب سے بڑا خطرہ قرار دیا ہے۔ سکولوں کالجوں میں یہ تعلیم نہیں ہوتی۔

مولوی حبیب اللہ کے دو خط آئے تھے آج میں نے لکھا ہے کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ تم مدینہ منورہ میں بیٹھ کر قرآن مجید پڑھتے ہو اور ماں باپ کے لئے دعائیں کرتے ہو ــ

علوم عالیہ صرف نحو کو جب تک نہ پڑھے کتاب اللہ نہیں سمجھ سکتا۔ اصل مقصد کتاب اللہ و حدیث شریف ہے جو کتاب و سنت کو جانے وہ عالم ہے اور جو قال کو حال بنا دے وہ کامل ہے۔ صوفیائے کرام قال سے حال بنا دیتے ہیں۔ حلال و حرام کی تمیز میں نے صوفیاء کرام سے سیکھی ہے۔ تمہیں حلال حرام کی تمیز نہیں ہے۔ حرام کھاؤ گے تو عبادت قبول نہیں ہو گی۔ جب تک پیروی محمد ﷺ نہیں کریں گے۔ شیطان کوئی عمل باقی نہیں رہنے دے گا۔ جس وقت خیال آیا شیطان کا وار ہوا۔ فوراً لا کی تلوار سے اس کا گلہ کاٹ دو۔ مشق کرنے سے یہ بات آجاتی ہے اگر تربیت یافتہ نہیں ہو گا تو ریاء آیا اور نماز گئی۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ خلل پیدا ہو گیا ہو کرنا اور ڈرنا ــ شیطان ہر ایک کے ساتھ ہے میرے ساتھ بھی ہے۔ اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو اپنی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یا الٰہ العالمین

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ نَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ نَسْتَغْفِرُکَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ ط

وفاق المدارس سے ملحقہ فوقانی مدارس کے مہتممین حضرات

متوجہ ہوں

السلام علیکم! گذارش ہے کہ مجلس شوریٰ وفاق المدارس نے سال ۸۰ھ میں دورۂ حدیث شریف کے امتحان کی یگانگت کا فیصلہ کر لیا ہے۔ امتحان کمیٹی بھی بن چکی ہے جو امتحانات کے اہم فیصلہ جات کر چکی ہے۔ اس سال امتحان سالانہ ۵ شعبان ۸۰ھ سے ۱۳ شعبان ۸۰ھ تک آٹھ دن ہو گا۔ تفصیل ذیل ہے۔

پرچہ جات

۵ شعبان بروز سوموار ۱۳۸۰ھ	پرچہ مسلم شریف
۶ " " منگل "	سنن ابو داؤد
۷ " " بدھ "	جامع ترمذی شریف
۸ " " جمعرات "	نسائی شریف
۱۰ " " ہفتہ "	صحیح بخاری شریف
۱۱ " " اتوار "	ابن ماجہ شریف
۱۲ " " سوموار "	شمائل طحاوی
۱۳ " " منگل "	موطا امام مالک موطا امام محمد

کل دس پرچے ہوں گے آخری دو دن دو دو پرچے حل کئے جائیں گے روزانہ چار گھنٹے وقت امتحان کا ہو گا۔ آخری دو دن ایک ایک پرچہ کے دو دو گھنٹے وقت ہو گا۔ اور کل وقت چار گھنٹے صرف ہو گا۔ ہر مدرسہ خود مقام امتحان ہو گا۔ کسی مدرسہ کے طلباء برائے امتحان دوسری جگہ منتقل نہیں ہوں گے۔ البتہ امتحان کا نگران وفاق بھیجے گا۔ مدرسہ کا اپنا عملہ خود نگرانی نہیں کرے گا۔ مگر نگران وفاق کے ساتھ تعاون کرے گا۔

ہر پرچہ کے نمبر پچاس ہوں گے کم از کم چالیس نمبر حاصل کرنیوالا طالب علم کامیاب ہو گا۔ کل کتب میں اکثر اور کتب اربعہ بخاری مسلم۔ ابو داؤد۔ ترمذی میں اکثر یعنی تین میں کامیاب ہونے والے طالب علم کو وفاق کی طرف سے سند ملے گی۔

پرچہ جات مطبوعہ از جانب وفاق مقررہ تاریخ بر خاص متعین وقت پر نگران وفاق اپنی نگرانی میں پرچے کھولے گا۔ امتحان کے متعلق تمام ذمہ داریاں ناظم وفاق کے سپرد کر دی گئی ہیں۔ گویا وہ امتحان کار مختار ہو گا۔

ان امور کو آپ حضرات طلبہ کے ذہن نشین کرا دیں نیز بہت ہی جلدی جملہ طلبہ دورۂ حدیث کے اسماء بھیجدیں تاکہ رول نمبر قائم کر کے امتحان کے کام کو تکمیل تک پہنچایا جا سکے والسلام۔ ناظم وفاق وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مدرسہ قاسم العلوم کچہری روڈ ملتان

پاکستان کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان یکم نومبر سے ۱۳ نومبر تک ...
تک سرکاری دورہ کیا۔ اس سلسلے میں آپ یہاں، مدینہ منورہ، مکہ معظمہ، جدہ، قاہرہ، اسکندریہ اور دمشق تشریف ...
کو اور زیادہ مضبوط بنانے کی ایک تاریخی کوشش کہا جاسکتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ اس دورہ سے ...
صدر ایوب جب عمرہ کیلئے مکہ مکرمہ گئے تو حجاز میں مقیم پاکستانیوں نے آپ کی خدمت میں سپاسنامہ ...
ساتھ ...

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّؤْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ آمِنِیْنَ ۔

اسلامی دُنیا کے مائیہ ناز فرزند ——— رئیسِ جمہوریہ پاکستان ——— ہم آپکو عمرہ کی ادائیگی اور زیارتِ حرم پاک نبوی علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام پہ صدقِ دل اور اخلاصِ نیت کے ساتھ مبارکباد دیتے ہیں اور بارگاہِ ایزدی میں دُعا کرتے ہیں کہ وُہ آپ کے لئے فریضۂ حج بھی آسان فرمادے ۔ آمین !

گو اس زمانہ میں سیر و سفر کے لئے بہت سہولتیں پیدا ہوگئی ہیں اور حجازِ مقدس کا سفر صاحبِ استطاعت کے لئے چنداں مشکل نہیں تاہم ایک عظیم سلطنت کے سربراہ کیلئے فرصت کے لمحات میسر ہونا کوئی آسان بات نہیں یہی وجہ تھی کہ ہندوستان کے ایک ہزار سالہ دورِ سلطانی و شہنشاہی میں کسی ایک فرمانروا کو بھی اور حکومتِ اُندلس و دولتِ عثمانیہ کے عظیم الشان بادشاہوں اور خلفاء میں سے اکثر حکمرانوں کو یہ سعادت نصیب نہ ہوسکی کہ وُہ حکمِ خداوندی پر عمل کرتے ہوئے زیارتِ کعبہ کو جاسکیں۔ محمود ایسے بُت شکن، صلاح الدین ایوبی ایسے فاتح، اورنگ زیب عالمگیر ایسے حامئ دین متین ہجر و فراق میں تڑپتے رہے مگر اس سعادت سے محروم رہے اس لئے آپکا زیارت حرمین الشریفین اور عمرہ کے لئے تشریف لانا، کوئی معمولی بات نہیں یہ محض رحمتِ خداوندی ہے اللہ ربّ العزّت نے آپکی گوناگوں مصروفیات اور عظیم ترین ذمہ داریوں کے باوجود آپکو یہ توفیق عطا فرمائی، اور ہم فخر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا رئیس عطا فرمایا اور آپ شکر کریں کہ اللہ کریم نے آپکو یہ سعادت بخشی۔

ہمارے محبوب رئیس محترم ! اب ہم آپ سے اپنے دل کی بات کہتے ہیں ——— پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا۔ اس لئے قدرتی طور پر دُنیائے اسلام بالخصوص اہلیانِ حرمین شریفین کی نظریں پاکستان کی طرف لگی ہوئی تھیں مگر قیامِ پاکستان کے کچھ عرصہ بعد ہی جن ریشہ دوانیوں اور حوادث کا شکار یہ عزیز مملکت ہوئی اُس کیلئے ہم سب اشکبار ہو کر دست بدُعا تھے کہ "اے باری تعالیٰ ہمیں ایک ایسا مردِ مومن عطا فرما جو پاکستان کی بگڑی کو بنائے"۔ پھر جب آپکے ہاتھوں پاکستان میں ساکن و خاموش انقلاب کی خبر آئی اور انقلاب بلا کشت و خون ہی نہیں بلا مبالغہ بے قطرۂ خون برپا ہوا، تو حرمین شریفین کی فضائیں مسرت و شادمانی سے معمور ہوگئیں۔

اور آپ شاید نہیں جانتے کہ اُس زمانہ میں حطیم مبارک، مقامِ ابراہیمؑ، زمزم و ملتزم پہ، صفا و مروہ کی پہاڑیوں پر، منیٰ و عرفات کی وادیوں میں اور رسُولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک مسجد اور مبارک شہر میں کتنی دُعائیں آپ کے لئے مانگی گئیں۔ ——— یقین جانیئے، ان دُعا کرنے والوں میں پاکستانی ہی نہیں اور نہ صرف اہلِ عرب تھے بلکہ دیگر مسلمانانِ عالم بھی شریکِ دُعا تھے اور جب اُن اہم اقدامات اور اُن حوصلہ افزا اعلانات کی خبریں نشر ہوئیں جو فقط ایک ایسے مردِ مومن ہی سے سرزد ہوسکتی ہیں جس کا دل نورِ اسلام سے منور ہو، تو ہماری خوابیدہ تمنائیں جاگ اُٹھیں اور توقعات نے ستارہ وار کروٹ لی۔ ان حالات میں ہم یقین کیساتھ کہہ سکتے ہیں کہ مفکرِ اسلام علامہ اقبالؒ کے مردِ مومن کا جس کا تعمیرِ ملت کے لئے ہمیں انتظار تھا وہ آپ ہی ہیں ؟

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ (ہاں دل میں الخ کہا اسی بات کو، اے اللہ تو ہی ہے مالک ملک کا جس کو چاہتا ہے بادشاہی دے دیتا ہے۔ اور جس سے چاہے چھین لیتا ہے۔ جس کو چاہے تو بخش دے عزت کی بلندیاں۔ اور جس کو چاہے پھینک دے ذلت کی پستیوں میں۔ اور تیرے ہی ہاتھ میں ہیں ساری بھلائیاں اور تو قادر ہے ہر شے کے اُوپر)

عاشقِ حرم اور مفکرِ اعظم علامہ اقبال علیہ رحمۃ کے دل میں اللہ تعالیٰ نے پاکستان کا تصور منعکس کیا جسے عام سیاستدانوں نے اُس وقت گو ناممکن الحصول قرار دیا مگر اللہ جل شانہٗ اس تصور کو عالمِ وجود میں لانے کیلئے قائدِ اعظم ایسے اولوالعزم کو انتخاب فرما چکے تھے انہوں نے ملکی اور غیر ملکی سامراجی مخالفت کے باوجود اس تصور کو جب ایک زندہ حقیقت بنادیا، تو ہمیں ایک دفعہ پھر "شوکتِ رفتہ" عظمتِ پارینہ اور جلالِ گمشدہ کو حاصل کرنے کی اُمید پیدا ہوئی، محمد اقبالؒ اور محمد علیؒ ایک عظیم کارنامہ انجام دے گئے جو انشاء اللہ تعالےٰ رہتی دُنیا تک قائم رہے گا۔

"ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما" ـــ پاکستان تو قائم ہوگیا مگر تعمیرِ پاکستان ابھی باقی تھی ہمیں اعتراف ہے کہ آپنے ایک قلیل عرصہ میں یہ کارِ عظیم بھی بڑی حد تک انجام دے دیا۔ نہ صرف پاکستان کا اندرونی نظم و نسق آپنے درست کردیا ہے بلکہ آپکی اَن تھک کوششوں سے ملک کی مالی اور اقتصادی

بجا...

فیلڈ مارشل محمد...

صدرِ جمہوریہ...

منجانب اہلِ پاک...

ساتھ دنیا بھر میں قائم ہو چکی ہے علاوہ ازیں اسلام پر فدا ہونے والے مہاجرین کی آبادکاری بھی انجام پا چکی ہے اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے اسلامی دنیا کے متعلق آپکی روش اس سے بھی زیادہ قابلِ ستائش ہے اسرائیل کی مخالفت میں آپنے جو سرگرمی دکھائی ہے وہ اہلِ فلسطین اور مسلمانانِ الجزائر کے مسائل میں جو دلچسپی لی ہے اس کے لئے عالمِ اسلام آپکا شکر گذار ہے کشمیر کے ستم رسیدہ مگر اولوالعزم مسلمانوں کی آزادی کیلئے آپکا کمربستہ ہونا ہمارے لئے قابلِ فخر ہے اور آپ کیلئے قابلِ مبارک۔ مسلمانانِ کشمیر کی ہر اعانت کیلئے ہم دل و جان سے آپکے ساتھ ہیں ان مظلوموں کے واسطے حرم شریف میں ہر روز دعائیں ہوتی ہیں۔ ان کارہائے نمایاں کیوجہ سے آپ کا نام اقبالؒ و قائدِ اعظم مرحوم و مغفور کیساتھ ساتھ ہمیشہ زندہ رہیگا۔ اب ہماری دلی تمنا ہے کہ پاکستان کا آئین جو اس وقت آپکے زیرِ غور ہے ایک خالص اسلامی آئین ہو۔ اور ہماری عزیز مملکت پاکستان کا نام "جمہوریۂ اسلامیہ پاکستان" تجویز ہو۔ مسلمانانِ پاکستان کیلئے فقط "قانونِ محمدی" قانون ہو۔ مسلمانوں کی سماجی و معاشی زندگی عین قرآن و سنت کے مطابق ہو۔ اور انکے اعتقادی و سیاسی مسائل کا حل صرف اسلامی اصولوں کی اساس پر ہو۔ یہ صرف ہماری تمنائیں ہی نہیں بلکہ تخلیقِ پاکستان کا مقصد ہی یہی قرار دیا گیا تھا کہ "پاکستان ایک عظیم اسلامی سلطنت ہو گی جس میں اسلامی قوانین اور اصولوں کے مطابق ایک اسلامی حکومت قائم کی جائے گی جہاں محض قرآن و سنت کی روشنی میں تمام معاملات طے پائیں گے جہاں اس عظیم مرد کی تعلیم کا عملی تجربہ کر کے دنیا کو بتایا جائے گا۔ کہ تمام عالم کی مشکلات کا حل فقط اسلام ہے"۔ اس امر کو جناب لیاقت علیخاں مرحوم اور شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے قیامِ پاکستان کے بعد بھی بار بار دہرایا۔ مگر فرشتۂ اجل نے انہیں ایفائے عہد کی مہلت نہ دی۔ اب ہماری نظریں آپکی طرف ہیں۔ محمد اقبالؒ اور محمد علیؒ کے بعد اب تیسرا نمبر محمد ایوب خان کا ہے جو انشاء اللہ العزیز اس کو سرانجام دیگا۔ آپکی تقریروں اور اعلانات کے ذریعہ ہم آپکے جذبات اور عزائم سے بخوبی واقف ہیں اور یقین واثق رکھتے ہیں کہ یہ عظیم کارنامہ بفضلِ ایزدی آپ ضرور انجام دیں گے آپ بجا طور پر تسلیم فرما چکے ہیں اور دنیائے اسلام سے اس کیلئے خراجِ تحسین بھی حاصل کر چکے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت نازل شدہ قانونِ ربانی دنیا کا بہترین قانون ہے۔ اور نیز یہ کہ پاکستان کی تمام مشکلات کا حل اسی قانون کے نفاذ میں مضمر ہے۔ آپ اللہ پاک کی خوشنودی کیخاطر اور اپنی عاقبت کی بہتری کے پیشِ نظر اللہ کا نام لیکر مملکت پاکستان میں اس قانون کو پوری تفصیل کے ساتھ رائج کر دیجئے۔ اس دین کو جس پر آپ دل و جان سے یقین رکھتے ہیں پوری قوم کا ضابطۂ حیات بنا دیجئے اس کے نہ صرف آپ خود عمل پیرا ہوں بلکہ تمام اہلِ پاکستان کو بھی اس پر عمل پیرا کرکے ایک دفعہ دنیا کو ثابت کر دیں کہ واقعی یہ دینِ متین ہی دنیا کا بہترین نظام ہے۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے خلفائے صادقینؓ نے یہ کام انجام دیا۔ ان کیلئے آسمان سے مدد آئی یہی مدد ہر مردِ میدان پر نازل ہو سکتی ہے بلاشبہ ایسے کام امدادِ غیبی کے بغیر نہیں ہوا کرتے اگر آپ عزم کر لیں تو دنیا میں کوئی طاقت آپکو اس سے نہیں روک سکے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ تائیدِ الٰہی آپ کو بھی حاصل ہو گی۔ خانۂ کعبہ زبانِ حال سے کہہ رہا ہے ؎ طائرا ابابیل سے ہرگز نہیں کمزور یہ بیچارگی پہ اپنی نہ جا شانِ خدا دیکھ۔!! خدا تعالیٰ اپنے پسندیدہ بندوں کی حمایت و نصرت ہر وقت فرماتے ہیں۔ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (مومنوں کی امداد کرنا ہم پر واجب ہے) خود اللہ تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ بندوں کی تعریف فرمائی ہے۔ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ - یہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں حکومت کی عزت دے دیں تو نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اچھے کاموں کا حکم کریں اور بُرے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے

کے دورے پر رہے ہیں۔ آپ نے سعودی عربیہ اور متحدہ عرب جمہوریہ کا علی الترتیب ۵ دن اور ۶ دن ... گئے اور ہر مقام پر صدرِ پاکستان کا عدیم المثال استقبال کیا گیا۔ یہ دورہ اسلامی ممالک کے درمیان برادرانہ تعلقات بمقصد میں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔
... منتظمین نے یہ سپاسنامہ خادم الدین میں اشاعت کے لئے ارسال فرمایا ہے ہم ان حضرات کے شکر گزار ہیں (ادارہ)

علاوہ ازیں ہمارا دلی مطالبہ ہے۔ کہ دینِ اسلام کی تعلیم و تربیت کے لئے ملک بھر میں اسلامی درسگاہیں سرکاری طور پر جگہ جگہ قائم کی جاویں۔ عربی تعلیم کو فروغ دیا جاوے۔ تمام اسلامی ممالک سے رابطۂ اخوتِ اسلامی مضبوط سے مضبوط تر کیا جائے۔ تمام اسلام دشمن قوتوں کا مقابلہ پوری طاقت سے کیا جائے۔ مغرب و مشرق دونوں طرف سے کفر و الحاد کا سیلاب موجزن ہے۔ آپ ایسے مردِ مجاہد سے ہم قوی امید رکھتے ہیں۔ کہ آپ بلند حوصلگی کے ساتھ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام دنیائے اسلام کو تیار کریں گے۔

ہم اپنے فرض میں کوتاہی کریں گے۔ اگر ہم سمو الامیر مساعد بن عبد الرحمٰن (وزیر داخلہ) کے ذریعہ جو جلالۃ الملک کے نمائندہ خاص کی حیثیت سے آپ کی مکہ مکرمہ میں میزبانی کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ اپنے دلی تشکر و امتنان کے جذبات جلالۃ الملک کی خدمت میں پیش نہ کریں۔ جلالۃ الملک سعود المعظم و سمو الامیر فیصل نے آپ کو یہاں آنے کی دعوت دے کر ہم پر احسان فرمایا۔ اور ہمیں موقع بخشا۔ کہ ہم یہ چند کلمات آپ کی خدمت میں پیش کر سکیں ——— یہ گذارشات جو ہم نے کی ہیں۔ ہمیں امید ہے۔ کہ ہمارے قابلِ فخر حکمران آپ کو پہلے ہی کہہ چکے ہوں گے۔ ان کی اسلام کی راہ میں خدمات اظہر من الشمس ہیں۔ خدا انہیں توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ اس سے بھی زیادہ خدمتِ اسلام سرانجام دیں۔ آمین!

آخر میں ہم آپ کے لئے، آپ کے دوستوں اور ہمنواؤں کے لئے اور جلالۃ الملک سعود المعظم و سمو الامیر فیصل و دیگر امراء و وزراء کبائر و اعیان مملکتِ سعودی عرب کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ سب کو دولتِ ایمان سے مالا مال رکھے اور اسلام کی راہ میں پوری جانفشانی اور جاں نثاری سے خدمت کرنے کی توفیق بخشے ؎ ایں دعا از ما و از جملہ جہاں آمین باد

(ہم ہیں آپکے مخلصین اہلِ پاکستان مقیمین مکہ مکرمہ)

مقیمینِ حجاز (مکۃ المکرمہ)

صفحہ ۸ سے آگے

کمائیگا لیکن وہ یہ نہیں سوچتے کہ آخرت میں اسے اچھی جگہ ملے گی یا نہیں۔ اس لئے چاہئے کہ مسلمانوں کو شروع ہی سے دینی تعلیم دی جائے۔ اگر ہمیں اپنے دین کے متعلق زیادہ معلومات نہ ہوں گی تو ہماری آئندہ نسل ہم سے بھی زیادہ گمراہ ہو گی۔ چاہیئے کہ سکولوں کالجوں میں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ تعلیم دین کو بھی لازمی قرار دیا جائے لیکن یہاں اُلٹی گنگا بہتی ہے انگریزی کو لازمی تعلیم بنا دیا گیا اور اسلامیات کو اختیاری حیثیت دی گئی۔

ہمارے مسلمان بھائی جو تعلیم دین سے بے بہرہ ہیں جب وہ غیر ممالک میں جاتے ہیں تو ان کو اگر کوئی کہتا ہے کہ تمہارا مذہب کیا سکھاتا ہے تو وہ بیچارے لاجواب ہو کر ان کا منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ اگر ہم اپنی تعلیم میں پورے ہوں گے تو ہم دوسروں کو اپنے مذہب کی صداقت کا یقین دلا کر سیدھے راستے پر لا سکیں گے ہمیں چاہیئے کہ ہم پہلے اپنے آپ کو اپنے مذہب پر پکا کریں اور پھر دوسروں کو بھی تعلیم دین کا راستہ دکھائیں۔ اس طرح جب ہمارا ملک ایک پورا اسلامی ملک بن جائیگا تو پھر ہم اسے باقی دنیا تک پھیلائیں گے۔ ویسے تو ہمارا ملک اسلامی ملک کہلاتا ہے لیکن نہ تو کوئی اذان کو سن کر نماز کے وقت دکان بند کر کے مسجد میں حاضر ہوتا ہے اور نہ کوئی دنیوی کاموں کو چھوڑ کر نماز کے لئے آتا ہے یہاں تو یہ حساب ہے کہ لوگ مسجد کے امام صاحب کو کہتے ہیں کہ جمعہ کی نماز ½ ۲ بجے کرایا کریں یہی تو دکانداری کا اچھا وقت ملتا ہے۔ ہر انسان پر فرض ہے کہ وہ مسلمان ہو اور اسلامی تعلیم حاصل کرے۔ بارہ برس سے کم عمر کے بچے کو پیار وغیرہ سے سمجھا کر دین کی تعلیم دی جائے۔ اس کے بعد بھی اگر وہ نہ پڑھے تو مار کر سمجھایا جائے کہ سیدھا راستہ کونسا ہے اور تم کون سے غلط راستے پر جا رہے ہو۔ یہ ہی وقت ہے۔ اگر سمجھ گئے تو ٹھیک ورنہ دوزخ کا عذاب آگے تیار ہے۔ دینی تعلیم سے انشاء اللہ اسلامی پرچم ساری دنیا پر لہرانے لگیگا۔

راحت منیب ملک

سوال نمبر ۵۔ تعلیم دین

تعلیم دین ہر بنی نوعِ انسان کے لئے ضروری ہے تاکہ وہ اس کی روشنی میں اپنی دنیا اور آخرت درست کر سکے۔ اس کے بغیر دنیوی معاملات بھی حل نہیں ہو سکتے۔ عبادات اور اخلاق کے احکام سوائے قرآن پاک اور حدیث شریف کے کہیں بھی نہیں مل سکتے لوگ قرآن پاک کو دو جہان کا بادشاہ کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ دنیا اور آخرت دونوں میں نجات کا باعث ہوتا ہے۔ صرف اس کو رکھ لینا ہی نجات کا باعث نہیں بلکہ اس کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا ہی فائدہ دیتا ہے۔ اس پر عمل کرنے سے ہی اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور آخرت درست ہوتی ہے۔ اس ایک عام انسان بھی اندازہ کر سکتا ہے کہ تعلیم دین کتنی ضروری ہے لیکن آج کل اُلٹا حساب ہے۔ لوگ دنیوی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ان میں ہزاروں میں ایک ہے جو صرف دین کی تعلیم حاصل کرتا ہے یا دنیا کے ساتھ ساتھ دین کی تعلیم بھی حاصل کرتا ہے اگر انہیں سمجھایا جائے تو وہ صاف جواب دیتے ہیں کہ انسان ایک وقت میں ایک ہی کام کر سکتا ہے۔ دین بوڑھے ہو کر دیکھا جائیگا۔ چاہیئے تو یہ کہ بچپن سے دینی تعلیم دی جائے لیکن اب یہ رسم بن چکی ہے کہ جب بچہ چھوٹا ہوتا ہے اس وقت تو مسجد جاتا ہے اور پڑھتا ہے جب ذرا بڑا ہو تو پھر صرف سکول میں داخل کروا دیتے ہیں مگر یہ بھی صرف کہیں کہیں ہے جہاں لوگوں کے دلوں میں کچھ خوفِ خدا باقی ہے۔

وہ لوگ جو کلبوں میں جاتے ہیں سینما گھروں کو آباد کرتے ہیں۔ شراب خانوں میں جاتے ہیں۔ صرف اسی لئے جاتے ہیں کہ انہیں راہِ ہدایت نہیں ملی۔ اگر انہوں نے قرآن پاک پڑھا ہوتا تو وہ ان تمام گناہوں سے باز رہتے۔

آج کل صرف تجارت میں کیا، ہر جگہ بے ایمانی پھیلی ہوئی ہے وہ سب لوگ یہ ہی ہیں جنہوں نے دین کی تعلیم نہیں پائی اسکول کے طلبہ کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ دینی تعلیم کو ساتھ ساتھ جاری رکھیں تاکہ بڑے ہو کر اس قابل ہو جائیں کہ دینی طریقوں پر زندگی گزار سکیں۔ کوئی بھی طالب علم ایسا دکھائی نہیں دیتا جو دینی تعلیم بھی ساتھ ساتھ پاتا ہو مگر بہت کم اور پھر جب وہ لوگ بچوں والے ہو جاتے ہیں۔ کبھی دنیا کے کام تو ہوتے رہیں گے کچھ دین کی طرف بھی دھیان کرو تو وہ جواب دیتے ہیں کہ کیا یہ کم ہے کہ بیوی بچوں کو پال رہے ہیں جب بوڑھے ہو جائیں گے تو دیکھا جائے گا۔ ابھی تو کافی عمر ہے اور پھر یہ ہی لوگ زندگی بھر خوار ہوں گے صرف اسی لئے کہ وہ دینی تعلیم سے محروم رہے۔

سوال نمبر ۶

تعلیم قرآن سے اب میں اپنے آپ میں کافی تبدیلی محسوس کرتا ہوں۔ یہ اس لئے کہ ہر روز میں آیات قرآنی کا ترجمہ، تفسیر اور احادیث شریف کا مطلب سنتا ہوں۔ اب جہاں تک ممکن ہے، میں کوشش کرتا ہوں کہ نماز نہ چھوڑوں کیونکہ یہ بے حیائی کے کاموں سے بچاتی ہے۔ دوسرے یہ کہ ہمارے قاری صاحب بھی دل لگا کر پڑھاتے ہیں اور یہ ہی وجہ ہے کہ میں اپنے آپ میں کچھ تبدیلی محسوس کرتا ہوں۔ یہ ہی حالت تقریباً جماعت کے دوسرے لڑکوں کا ہے۔

اب میں دوسرے لڑکوں سے دین کے متعلق کالج میں بحث کرتا ہوں تو یہ صرف تعلیم دین کا ہی نتیجہ ہے۔

محمد طیب ولد ظہور احمد صاحب

سوال نمبر ۱

مطلب آیت شریف ۳۶

وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا یعنی جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنا نبی دنیا میں بھیجا تو لوگوں نے اس کی مخالفت شروع کر دی۔ جب امیروں کو نبی نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا تو انہوں نے تکبر کیا اور نہ مانا جیسے موسیٰ علیہ السلام کے سامنے فرعون نے تکبر کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے تو آپؐ نے سب کو دعوت دی تو پہلے غریب لوگ ایمان لائے لیکن امیر لوگ کہنے لگے ہم تیرا قرآن تب سنیں گے جب تو غریبوں کو یہاں سے ہٹا دے گا۔ تب اللہ تعالیٰ کا حکم نازل ہوا کہ آپؐ غریبوں کو اپنے پاس سے نہ ہٹائیں۔

سوال نمبر ۵۔ تعلیم دین

تعلیم نہایت ہی ضروری ہے اور ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ اس سے بے بہرہ رہنے والے گمراہ اور جاہل ہیں۔ لوگ بڑے شوق سے دنیوی تعلیم حاصل کرتے ہیں بی۔ اے پاس کر لیتے ہیں۔ پھر اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایک دفعہ فیل ہوئے تو گاڑی کے نیچے سر دے کر مر گئے۔ یہ تعلیم دین لڑکیوں اور لڑکوں ہر ایک پر ضروری ہے۔ اس کے بغیر عموماً لوگ عریانی، عیاشی اور بدمعاشی میں پڑ جاتے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہی ہے کہ تعلیم دین نہ تو خود حاصل کی اور نہ بچوں کو دی گئی۔ اگر دلوائی گئی ہوتی تو میں یہ قسم کھا کر کہتا ہوں کہ لاہور میں اتنی بدمعاشی نہ پھیلی ہوتی۔ مسلمانو! جاگو! اور اپنے بیٹوں کو آوارہ نہ پھراؤ اور ان کو تعلیم دین دو۔ ورنہ قیامت کے دن گرفتار کئے جاؤ گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں اپنے دین پر مرتے وقت تک قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سوال نمبر ۶

اگر میں تعلیم دین حاصل نہ کرتا تو میں بھی دوسرے لڑکوں کی طرح گلیوں میں گلی ڈنڈا کھیلتا۔ وقت برباد کرتا رہتا ~~[illegible]~~ براؤ جمائے رکھتا۔ کبھی سینما جاتا۔ آوارہ لڑکوں کے ساتھ پھرتا۔ لڑکیوں کے پیچھے بھاگا بھاگا پھرتا اور کئی قسم کی برائیاں مجھ میں پائی جاتیں۔ میں خدا کا بہت احسان مانتا ہوں کہ اس نے مجھے اپنے راستے پر آنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میرے کئی ساتھی تھے جن سے خدا ناراض تھا۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے اس جماعت سے نکال کر بے عزت کر دیا۔ میں خدا سے ڈرتا ہوں کہ مجھے یہاں سے نہ ہٹائے اور مرتے وقت کلمہ نصیب فرمائے اور مجھے یہاں پڑھنے اور میرے استاد صاحب کو پڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

محمد شفیع

سوال نمبر ۲

پارہ ۱۰۔ آیت ۷۱:۔

ترجمہ۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور وہ لوگ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نہ ہجرت کی تو تمہارا ان کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں۔ یہاں تک کہ وہ ہجرت نہ کر لیں۔ اگر وہ مدد مانگیں تم سے دین کے معاملے میں تو تم پر لازم ہے کہ تم ان کی مدد کرو مگر اس قوم سے جس سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

سورۃ التوبۃ آیت ۷:۔

کیسے ہو سکتا ہے مشرکین کا معاہدہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مگر وہ لوگ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا مسجد الحرام کے پاس پھر جب تک وہ معاہدے میں تم سے قائم رہیں تو تم بھی ان کے ساتھ معاہدے میں پکے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں احتیاط کرنے والوں کو۔

سوال نمبر ۱

(ب) مطلب آیت شریف:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے مسلمانو! تم کیوں نہیں ان مشرکین مکہ کو قتل کرتے جب کہ ان لوگوں

نے قسمیں توڑیں یعنی معاہدے کئے پھر ان پر پکے نہ رہے۔ ایک دفعہ امیر معاویہؓ کا کسی دوسرے ملک کے بادشاہ سے معاہدہ ہوگیا کہ ہم تمہارے ساتھ کچھ مدت تک نہیں لڑیں گے۔ ابھی معاہدہ ختم ہونے میں چند دن رہتے تھے کہ انہوں نے اپنی افواج مخالف ملک کی سرحد کے ساتھ کر دیں تاکہ مدت پوری ہونے کے فوراً بعد ہم ان پر حملہ کر دیں اور غالب آجائیں۔ اچانک ایک صحابیؓ آرہے تھے۔ انہوں نے دیکھا اور فرمایا تم کو اس طرح نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ معاہدے کے درمیان کسی شئی کو نہ توڑا جائے۔ امیر معاویہؓ نے اپنی افواج پیچھے کرلیں۔ یہ اس لئے کہ ان لوگوں کے دل میں خوف خدا تھا لیکن مشرکین کو اس طرح کی کسی بات کی پرواہ نہ تھی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے سخت عذاب مقرر فرمایا ہے۔

سوال نمبر ۵ جس طرح دنیوی علم سیکھنا ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ اسی طرح علم دین سیکھنا بھی نہایت ضروری ہے۔ اگر ہم صرف دنیوی تعلیم سیکھتے رہیں اور علم دین کو بھول جاتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم نے دین کو چھوڑ کر دنیا کو اپنا لیا ہے دین سیکھنے سے ہمارے لئے دنیا و آخرت دونوں میں فائدہ ہے۔ آج کل کے ماحول میں سکول اور کالج تو دین کے دائرے سے بالکل باہر ہو چکے ہیں جب کوئی انہیں دین کے متعلق سمجھاتا ہے تو وہ اسے بہت برا سمجھنے لگتے ہیں وجہ یہ ہے کہ انہیں دین کی تعلیم نہیں دی گئی اور اگر انہیں کوئی دنیاداری کی باتیں سنائے تو بڑے شوق سے سنتے اور عمل کرتے ہیں۔

احمد عبدالرحمٰن

سوال نمبر ۲ پارہ نمبر ۱۰ آیت ۷۴:۔ ترجمہ:۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ تبارک و تعالیٰ کے راستے میں اور وہ لوگ جنہوں نے جگہ دی ان کو (مہاجرین کو) اور مدد کی ان کی وہی پکے مومن ہیں۔ ان کے لئے بخشش ہے اور اچھا رزق ہے۔

سوال نمبر ۵ انسان مرکب ہے دو چیزوں کا جسم اور روح۔ جسم چونکہ مٹی سے بنا ہے۔ اس لئے اسے مٹی سے پیدا شدہ چیزوں کی ضرورت ہے اور روح عالم بالا سے لائی گئی ہے۔ اس لئے اسے اعمال حسنہ کی ضرورت ہے جس طرح بدن کے پھلنے اور پھولنے کے لئے خوراک ہے اسی طرح روح کی تسکین کے لئے اللہ تعالیٰ کا کلام اور حضورؐ کی حدیث شریف ہے اگر خوراک اور کھانا وغیرہ بند کر دیا جائے تو انسان مر جائے گا۔ اسی طرح اگر روح کی خوراک تعلیم دین نہ دی گئی تو یہ مردہ ہو جائے گی۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس میں اتنی خوبیاں ہیں کہ ان کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ اس میں احکام دین، معاملات، معاشرت، عدالتوں کے احکام غرضیکہ ہر ایک چیز کا بیان کیا گیا ہے اگر مسلمان اسے صحیح طرح سے پکڑ لے تو ان کے تمام دینی اور دنیوی

معاملات سدھر جاویں گے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طرح تمام دنیا میں ان کا بول بالا ہوگا۔ بدقسمتی سے مسلمان اپنے خدا اور رسولؐ کو فراموش کر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنا اور حضورؐ کا پیرو بنائے آمین ثم آمین یارب العالمین۔

سوال نمبر ۶ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے قرآن پاک وحدیث شریف پڑھنے والی جماعت میں شامل کر دیا ہے۔ الحمدللہ حمداً کثیرا۔ سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوا کہ قرآن مجید کے احکام کا علم ہوا۔ پہلے وقت ضائع ہوتا تھا اور اب دینی کاموں میں صرف ہوتا ہے۔ خدا کے فضل وکرم سے کافی مسائل معلوم ہو چکے ہیں۔ اب نیک کاموں سے رغبت اور برے کاموں سے نفرت ہوگئی ہے۔ اور سب سے خوشی کی بات یہ ہے کہ اس مدرسہ میں بھیجا ہے۔ جس کے نگران اعلیٰ و سرپرست یکتائے زمانہ اور اس دور پرفتن میں ہدایت کے منور مینار ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ عاطفت تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے اور ہمیں مستفیض فرمائے۔ قرآن مجید کی تعلیم سے اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سدا اس مجلس کو پائندہ رکھے آمین ثم آمین یا الٰہ العالمین۔

عطاء الٰہی

سوال نمبر ۲ ترجمہ پارہ نمبر ۱۰ سورۃ توبہ آیت نمبر ۹:۔ بیچ دیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو تھوڑی قیمت پر پھر روکا اللہ تعالیٰ کی راہ سے۔ جو کچھ وہ کر رہے ہیں برا کر رہے ہیں۔

سوال نمبر ۵ تعلیم دین ہر عاقل و بالغ کے لئے فرض ہے اسی کے اُسے پتہ چلتا ہے کہ وہ دنیا میں کیا کرنے آیا ہے۔ اور کیا کر رہا ہے تعلیم دین عورتوں اور لڑکیوں کو بھی دینی چاہیئے۔ دینی تعلیم سے نہ صرف دنیا میں فائدہ ہوتا ہے بلکہ آخرت بھی سدھر جاتی ہے۔ اس کے علاوہ حدیث شریف بھی پڑھنی چاہیئے۔ اس میں رسول مقبولؐ کے اقوال ہیں۔ اور صحیح معنوں میں حدیث شریف قرآن کریم کی تشریح ہے مثلاً اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا روزہ رکھو تو حضورؐ نے تشریح فرمائی کہ روزہ رکھنے کا طریقہ یہ ہے اس طرح روزہ مکروہ ہوتا ہے۔ اور اس طرح ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ انسان کو پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں کس طرح رہے اس کے لئے سب سے بڑی مثال آنحضرتؐ کا اپنی زندگی گزارنے کا طریقہ مبارک ہے۔ جو شخص ان پر عمل کرے گا کبھی رسوا نہ ہوگا۔ بلکہ دنیا اور آخرت دونوں میں ہمیشہ عزت ہی پائے گا۔ آجکل لوگ دینی تعلیم کو چھوڑ کر دوسرے علوم کو حاصل کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ دنیا میں گھستے چلے جائیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو دین پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

محمد اعجاز

سوال نمبر ۲ پارہ نمبر ۸ آیت نمبر ۱۴۸ ترجمہ:۔ اب کہیں گے مشرک لوگ اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تو نہ شرک کرتے ہم اور نہ ہمارے باپ دادا۔ اور نہ ہم کوئی چیز حرام کرتے اسی طرح جھٹلایا انہوں نے جو ان سے پہلے تھے آخرکار انہوں نے چکھا ہمارا عذاب۔ کہہ دیجئے اگر ہو تمہارے پاس کچھ علم تو لے آؤ ہمارے سامنے تم تابعداری کرتے ہو گمان کی اور تخمینے لگاتے ہو۔

پارہ نمبر ۸ آیت نمبر ۱۵۰۔ کہہ دیجئے لے آؤ اپنے گواہ جو گواہی دیں اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہیں یہ چیزیں اگر وہ گواہی دے بھی دیں تو نہ مانو ان کی بات اور نہ چلو ان کی خوشی پر جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو وہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں اوروں کو۔

پارہ نمبر ۸ آیت نمبر ۱۱۔ اور ہم نے پیدا کیا تم کو پھر صورتیں بنائیں تمہاری اور حکم کیا فرشتوں کو کہ سجدہ کریں آدم علیہ السلام کو سو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے وہ تھا ہی نہ سجدہ کرنے والوں میں۔

سوال نمبر ۵ تعلیم دین مسلمانوں کے لئے اسی طرح ضروری ہے جیسے دوسرے کام کیونکہ انسان جب تک قرآن شریف کا درس کسی عالم سے جا کر نہیں پڑھے گا۔ تو وہ اللہ کے احکام کو نہ جان سکے گا۔ لیکن آجکل ہم لوگوں نے اللہ جل شانہ کی کلام کو چھوڑ کر دنیاوی تعلیم کو ضروری سمجھ لیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ آجکل انگریزی کے بغیر باہر کی دنیا سے تعلقات قائم رہنے مشکل ہیں لیکن اس انگریزی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کی تعلیم کو بھی ضروری ہونا چاہیئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں پر اس قدر احسان کیا ہے۔ کہ اس نے ہماری ہدایت کیلئے اپنی کتاب نازل فرمائی۔ اور اس میں وہ باتیں ذکر کیں جن سے ہماری دین و دنیا صحیح ہو سکتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بھی ضروری سمجھیں اور اس تعلیم پر عمل کریں۔

عبدالواحد

سوال نمبر ۲ پارہ نمبر ۸ آیت نمبر ۳۴۔ اور ہر ایک جماعت کے لئے ہے ایک وقت مقرر پھر جب وہ وقت آجائے گا۔ تو نہ ہٹ سکیں گے ایک گھڑی پیچھے اور نہ بڑھ سکیں گے ایک گھڑی آگے۔

پارہ نمبر ۸ آیت نمبر ۲۳۔ کہا ان دونوں نے اے ہمارے رب ظلم کیا ہم نے اپنے نفسوں پر اور اگر تو نہ بخشے ہم کو اور نہ رحم کرے ہم پر تو ہم ہوں گے ضرور تباہ (گھاٹے) خسارے والے ہوں گے۔

سوال نمبر ۵ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کی مثال زندہ کی ہے۔ اور کافر کی مثال مردہ کی ہے۔ میرا خیال ہے جب بچہ پیدا ہوا اور پڑھنے کے قابل ہو جائے تو اُسے اور کوئی تعلیم نہ دی جائے بلکہ صرف تعلیم دین شروع کرائی جائے کیونکہ اگر کسی مکان کی بنیاد خراب ہو تو وہ مکان آخر تک خراب ہی جائے گا۔ اسی لئے آدمی کو سیدھا راہ دکھانے کے لئے تعلیم دین کی بنیاد سب سے بہتر بنیاد ہے میرے خیال میں عورت کو تعلیم دین زیادہ سے زیادہ دینی

چاہئے۔ کیونکہ ماں ہی نے بچے کی تربیت کرنی ہوتی ہے ماں کو دین کا پتہ نہیں تو بچہ بھی دین سے بے خبر ہوگا۔ بچوں کو دنیاوی تعلیم سے پہلے دینی تعلیم دینی بہت ضروری ہے اگر انہیں تعلیم دین نہ سکھاؤ گے تو وہ تمہارے لئے بد دعا کریں گے۔ پارہ نمبر ۲۲ میں آتا ہے جب اللہ تعالے دوزخیوں کو دوزخ میں جانے کا حکم دے گا۔ دوزخی بولیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارے والدین کو دگنا عذاب دے کیونکہ انہوں نے تیرا دروازہ نہ دکھایا۔ اور اس کے برعکس انگریز کا دروازہ دکھایا اور ہم تیری تعلیم سے محروم رہ گئے پارہ نمبر ۱۹ میں آتا ہے کہ جہنمی اپنے ہاتھ منہ میں لیں گے اور اپنے اوپر افسوس کریں گے کاش ہم نبی کے ساتھ ہوتے اس سے صاف ظاہر ہے کہ تعلیم دین ہر ایک کے لئے بہت ہی ضروری ہے۔ اگر تم دوزخ سے نجات چاہتے ہو۔ تو آج ہی سے اپنے گناہوں کی توبہ کرو اور دین کی تعلیم سیکھنے کے لئے راستہ دریافت کرو۔ اور خوب دل لگا کر تعلیم دین سیکھو۔

کلیم اقبال راٹھر

سوال نمبر ۲ پارہ نمبر ۹ آیت نمبر ۳۷ ترجمہ: تو علیحدہ کرے گا اللہ تعالے ناپاک کو پاک سے اور اکٹھا کرے گا خبیثوں کو ایک کو ایک پر پھر ڈال دیگا ان کو جہنم میں سو یہی لوگ ہیں گھاٹے والے ہیں۔

پارہ نمبر ۹ آیت نمبر ۳۸۔ کہہ دیجئے کافروں کو اگر وہ باز آجائیں۔ تو بہتر ہے اور اگر وہ نہ باز آئیں تو ہو چکا فیصلہ ان کے حق میں پہلے لوگوں کی راہ۔

سوال نمبر ۵ تعلیم دین بہت ضروری ہے۔ ہر سکول میں تعلیم دین ہونی چاہئے سکول چاہے لڑکوں کا ہو چاہے لڑکیوں کا۔ تعلیم دین سے اللہ تعالے اپنے بندوں سے خوش رہتا ہے۔ اور تعلیم دین کو پڑھنے لکھنے اور سیکھنے سے اچھی اچھی اور عقل کی باتیں سمجھ میں آجاتی ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ تعلیم دین حاصل کریں۔ تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کا رسول مقبول ؐ ہم سے راضی ہو جائیں جس قدر ہم انگلش حساب اور مضامین وغیرہ کو ضروری سمجھتے ہیں اسی قدر تعلیم دین کو بھی ضروری سمجھنا چاہئے۔ لڑکوں کو بھی چاہئے کہ دین کی تعلیم حاصل کریں۔ اس تعلیم کے بہت سے فائدے ہیں مثلاً تعلیم دین پڑھنے سے برائیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اور بھلائیاں اور نیک کام راہیں بنائے جاتے ہیں۔

سوال نمبر ۶ تعلیم دین سے ہم میں بہت سے فرق نمایاں ہو گئے ہیں۔ پہلے ہم بازاروں میں آوارہ پھرا کرتے تھے۔ اور صرف فجر یا مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھا کرتے تھے جماعت میں بیٹھنے کا اچھی طرح علم نہ تھا۔ بُرے کام کرتے تھے اور جب سے ہم نے تعلیم دین سیکھنی شروع کی ہے تو اب ہم نہ آوارہ پھرتے ہیں نہ بُرے کام کرتے ہیں بلکہ باقاعدہ نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور اچھی طرح جماعت میں بیٹھتے ہیں۔ اور اپنا اپنا سبق پڑھتے اور سمجھتے ہیں۔ اور اچھے اچھے کام کرتے ہیں پہلے کی طرح آوارہ گردی اور شرارتیں چھوڑ دی ہیں۔ تعلیم دین پڑھنے سے ہمارے ذہن میں اچھی باتیں ٹھیک طرح بیٹھ گئی ہیں۔

صفدر حسین مسکین

سوال نمبر ۵ ماں کی گود سے لے کر قبر تک ضروری ہے ہر مسلمان تعلیم دین حاصل کرے۔ حدیث شریف میں آتا ہے تعلیم دین حاصل کرو چاہے اس کے لئے چین جانا پڑے۔ اگر ہم تعلیم دین حاصل کریں گے تو ہمیں اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور جناب نبی کریم ؐ کے ارشادات پوری طرح معلوم ہوں گے۔ اس سے پرانے زمانے کے لوگوں کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ اسلام کے احکامات کا پتہ چلتا ہے حضور ؐ کی زندگی کے حالات سے ہم سبق حاصل کرتے ہیں۔ رسول اللہ ؐ نہ تو خود قبروں پر سجدہ کرتے تھے اور نہ آپ ؐ کے صحابہ کرام ؓ بلکہ آپ نے تو لعنت کی یہود اور نصاریٰ پر جنہوں نے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ اسی لئے ہمیں بھی قبروں پر سجدہ کرنے والوں سے نفرت ہونی چاہئے۔ جناب رسول اکرم ؐ کی سنت کا پتہ تب ہی چلتا ہے جب ہم علم دین پڑھیں۔ اللہ تعالے نے فرمایا کہ غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز حرام ہے۔ یہ بھی علم دین حاصل کرنے سے ہی پتہ چلتا ہے۔ آجکل ماحول بہت خراب ہو گیا ہے۔ لڑکے اور لڑکیاں اس لئے زنا کرتے ہیں۔ اور بدکاری میں پھنسے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان کے والدین نے ان کو تعلیم دین

باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں

وفاق المدارس کے فوقانی مدارس کا

سالانہ امتحان

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی امتحان کمیٹی نے امسال وفاق سے ملحقہ فوقانی مدارس کے سالانہ امتحان کی نگرانی کے متعلق فیصلہ کر دیا ہے۔ چنانچہ امسال ۱۳۸۰ھ میں فوقانی مدارس کے طلبہ دورۂ حدیث شریف کا سالانہ امتحان مرکز کے ماتحت شعبان ۱۳۸۰ھ کی ۵ تا ۱۳ مقررشدہ تاریخوں میں ہونا قرار پایا ہے۔

اس کے پرچہ جات وفاق کی جانب سے ہوں گے۔ اور امتحان کے لئے یونیورسٹی کے طرز پہ اوّل نمبروں کا سلسلہ بھی جاری کیا جائے گا۔

ناظم وفاق کی حیثیت رجسٹرار کی ہوگی۔ امتحانات کی نگرانی بھی وفاق کی طرف سے ہوگی

نیز مغربی پاکستان کے ایک سو چون ۱۵۴ ملحقہ مدارس کے بیس حلقہ جات بنائے گئے ہیں۔ جن پہ بیس ناظرین تعلیم مقرر ہیں۔ جو ان کا تعلیمی جائزہ لے کر مرکزی دفتر کو سہ ماہی رپورٹ دیتے رہا کریں گے۔

قرآن پڑھو! - قرآن سمجھو - اور - قرآن پر عمل کرو

نہیں دلوائی تعلیم دین حاصل کر کے کوئی بھوکا نہیں مرتا۔ دولت تو اتنی ہی ملتی ہے جتنی مقدر میں لکھی ہوئی ہے۔

سوال نمبر ۶ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم دین سے جو مجھ میں فرق پڑا ہے درج ذیل ہے۔ مدرسہ میں داخل ہونے سے پہلے میں دین سے بالکل بے بہرہ تھا۔ نہ تو نماز پڑھتا تھا اور نہ ہی کبھی قرآن مجید پڑھتا تھا۔ یہاں جو کچھ ہم پڑھتے ہیں وہ علم دین ہے علم دین پڑھنے سے راہ حق کا پتہ چلتا ہے۔ رزق میں کثرت ہوتی ہے بہت سے مسئلوں کا پتہ چلتا ہے کئی گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے دنیا میں جو غلط اور بری رسمیں پڑی ہوئی ہیں اُن سے نفرت ہو جاتی ہے۔ اور ان کی اصلیت کا اندازہ ہوتا ہے نبی کریمؐ کی عادات اور واقعات کا پتہ چلتا ہے۔ سب سے پہلے مجھے پتہ چلا کہ بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے پیار کرنا چاہئے پھر نماز پڑھنی، جوا نہ کھیلنا، شراب نوشی نہیں کرنی، زنا نہیں کرنا کسی ماں بہن کو تنگ نہیں کرنا، بدکاری نہیں کرنی غریبوں کی مدد کرنی اپنے اُستاد صاحب کے ذریعے سے معلوم ہوئے

میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں۔ کہ میرے ان عملوں کو قبول کرے اور آخرت میں نجات بخشے اور میرے گناہ معاف کرے اُس کا شکر ہے کہ اُس نے مجھے علم کی دولت عزت اور آبرو اس دنیا میں بخشی ہے اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس دولت سے نوازے۔

خالد محمود اطہر

سوال ۲ ترجمہ پارہ ۸ آیت ۲۴:۔ کہا انہوں نے اسے رب ہمارے ہم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر اور اگر تو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے۔ یقیناً ہم ہو جائیں گھاٹے والوں میں سے۔

پارہ ۸ آیت ۲۳ ترجمہ:۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجئے کس نے حرام کیا اللہ تعالےٰ کی زینت کو جو اس نے پیدا کی اپنے بندوں کے لئے اور پاک چیزیں کھانے پینے۔ کہہ دیجئے یہ نعمتیں ہیں دنیا کی۔

پارہ ۸ آیت ۳۲ ترجمہ:۔

زندگی میں ایمان والوں کے لئے ہے اور آخرت میں خالص انہی لوگوں کے لئے ہیں اور اسی طرح ہم آیتیں بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو سمجھتے ہیں۔

سوال ۵ تعلیم دین ہر مسلمان مرد، عورت، لڑکے لڑکی پر فرض ہے۔

اگر انسان تعلیم دین سے بے بہرہ رہے گا تو اس کو کیا علم کہ دینی تعلیم کس کو کہتے ہیں۔ جیسے کوئی بچہ پہلی جماعت سے ایم اے تک تعلیم حاصل کر لیتا ہے لیکن اس دوران میں کسی استاد نے کلمۂ طیبہ تک بھی نہیں پڑھایا ہوتا آج کل لوگ دینی تعلیم کو چھوڑ کر دنیاوی تعلیم کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں انہیں شاید یہ معلوم نہیں کہ دنیاوی تعلیم تو صرف دنیا تک رہ جائے گی۔ اگر کچھ مرنے کے بعد کام آتا ہے تو وہ تعلیم دین کی بدولت ہے۔ اگر وہ دینی تعلیم سے بے بہرہ ہے تو وہ قبر میں اپنے آپ کو عذاب سے کیسے بچائے گا۔

اسی لئے قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے "اے ایمان والو! بچاؤ تم اپنے آپ کو اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے"

اگر ہم اس آیت شریف کو غور سے سمجھیں تو خداوند کریم کے فضل و کرم سے خود بخود دینی تعلیم پڑھنے کا شوق پیدا ہوگا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم دوسروں کو بھی دینی تعلیم کی طرف رغبت دلائیں "تاکہ وہ بھی عذاب الٰہی سے بچ سکیں۔ خداوندِ کریم ہمارے استاد صاحب کو تا دیر سلامت رکھے اور ان کو ہمیں دینی تعلیم پڑھانے اور ہمیں پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سوال ۶ مجھے اس مدرسہ میں دینی تعلیم حاصل کرتے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مجھے بُرے لڑکوں کی صحبت سے بچایا۔ اب میں باقاعدہ مدرسہ میں پڑھنے کے لئے آتا ہوں اور اپنی تعلیم کی طرف زیادہ توجہ دیتا ہوں اب ایک دن مدرسہ میں پڑھنے کے لئے نہ آؤں تو سارا دن طبیعت خراب رہتی ہے۔ خداوند کریم ہر ایک کو تعلیم حاصل کرنے کا شوق عطا فرمائے۔ آمین۔

زبیر گلریز اطہر

سوال ۱ مطلب آیت شریف:۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب میرے رسول تمہارے پاس آئیں میری تبلیغ کریں۔ میرے حکموں پر چلنے کے لئے کہیں۔ میرے عذاب سے ڈرائیں۔ اور خوشخبری دیں سچ بولنے کی تلقین کریں۔ نیک کام کرنے اور برائی سے بچنے کے لئے کہیں تو وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ پر ایمان لائیں اپنے رسول کی سنت کے مطابق زندگی بسر کریں۔ نہ نفسانی خواہشات کو پورا کریں۔ اور نہ دین میں رخنے ڈالیں جیسے آج کل کے لوگ قبروں پر جا کر سجدہ کرتے ہیں قبروں والوں کو اپنا کفیل جانتے ہیں۔ انہیں سے اپنی مرادیں مانگتے ہیں۔ قبروں پر جا کر نعتیں، غزلیں اور قوالی وغیرہ جیسے کہ دنیا میں جو لغو کام ہیں کرتے ہیں۔ اور طرّہ یہ کہ ان سب کاموں کو نیکی سمجھ کر کرتے ہیں۔ نہ جانے اور کتنی ایسی چیزیں ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جن لوگوں نے ان تمام کاموں کو چھوڑ کر میرے حکموں کی تعمیل کی پس یہ ہی ہیں جنت والے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ قیامت کے دن وہ لوگ مطمئن ہوں گے وہ لوگ جو دنیا کی زندگی میں کھوئے رہے اللہ تعالےٰ کی آیات کا انکار کرتے رہے اور ان سے تکبر کرتے رہے پس وہ ہی جہنمی ہیں۔ وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

سوال ۳ مطلب حدیث شریف ۱۵۳:۔ آنحضورؐ کی پیدائش سے پہلے تمام عرب بلکہ تمام دنیا پر کفر اور جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیرے کے سوا کچھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ ایسی کفر اور جہالت میں روشنی کی ایک کرن پھوٹی اور تھوڑے ہی عرصے میں تمام اندھیروں اور کفر پر غالب آنے لگی۔ تو یہ چیز کفار کی دلوں میں بری طرح کھٹکی۔ اس لئے وہ آنحضرتؐ کے درپے ہو گئے۔ آپؐ اور صحابہ کرامؓ کو انتہائی تکلیفیں پہنچائیں اور ایذائیں دیں کہ صحابہ کرامؓ تنگ آ کر حضور اکرمؐ کو عرض کیا کہ آپ مشرکین کے لئے بد دعا فرمائیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں دنیا والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں اب آپ خود ہی خیال فرمائیں کہ کبھی سرورِ کائنات رحمۃ للعالمین، نبی آخر الزماں سے ایسی امید ہو سکتی ہے کہ وہ کسی کو بد دعا دیں

سوال ۵ تعلیم دین میرے خیال میں جو شخص یہ کہے کہ دینی تعلیم ضروری نہیں وہ بہت بڑی غلطی پر ہے جس طرح ایک انسان کے لئے ہوا، پانی اور خوراک دنیا میں زندگی گزارنے کے لئے لازمی ہے اسی طرح ایک مسلمان اگر دینی تعلیم حاصل نہیں کرتا تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ وہ دنیا میں مردہ زندگی گذار رہا ہے جس کا مقصد اور نصب العین کچھ بھی نہیں۔ آج کل سکولوں اور کالجوں میں دینی تعلیم بالکل نہیں دی جاتی بلکہ ناچ گانے اور ڈانس وغیرہ سکھایا جاتا ہے۔ دین کے معاملے میں تقریباً ۷۵ فیصد لوگوں کو آپ کالجوں میں بالکل کورا پائیں گے۔ میں نے رنگ محل کے ایک رسالے "بزم ادب" میں پڑھا۔ ایک لڑکے کے مضمون کا عنوان تھا "میں کس لئے پیدا کیا گیا ہوں" اس نے لکھا کہ اگر میں کسی مولوی سے پوچھوں کہ کس لئے پیدا کیا گیا ہوں تو وہ جواب دیگا بچے تو تو خدا کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور اگر کسی شاعر سے پوچھوں تو وہ کہے گا ؎

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کرّوبیاں

اس مضمون سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس لڑکے میں تعلیم دین کی کمی ہے۔ اگر اسے دین کی تعلیم ملی ہوتی تو وہ اس طرح کی بات کبھی نہ کرتا۔ بلکہ سب سے پہلے قرآن مجید کو اس سوال کے جواب کے لئے مدِ نظر رکھتا۔ سکولوں اور کالجوں میں استادوں کو چاہیے کہ اپنے شاگردوں کو دینی تعلیم بھی دیں۔ اور ان کو نماز پڑھنے کی تلقین کریں۔ ورنہ یہ گناہ ان کے سر پر بھی آئے گا۔

محمد عبد الماجد قریشی

سوال ۱ پارہ ۸ آیت ۳۶ ترجمہ:۔ جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور تکبر کیا ان آیتوں سے وہی لوگ جہنمی ہیں۔ ہمیشہ اسی میں رہیں گے

مطلب:۔ جن لوگوں نے اللہ تعالےٰ کے رسول اور اللہ تعالےٰ کی دوسری بھیجی ہوئی نشانیوں کو جھٹلایا اور ان پر اپنے آپ کو بڑا سمجھا۔ پس یہی لوگ ہیں جو دنیا اور آخرت کی زندگی بڑی تلخ گزاریں گے۔ یہ لوگ کافر کہلاتے ہیں۔ یہ جہنم میں جائیں گے اور کبھی بھی باہر نہ نکالے جائیں گے۔

سوال ۲ ترجمہ پارہ ۸ آیت ۳۰:۔ ایک جماعت کو ہدایت دی اور ایک پر لازم کر دی گمراہی جنہوں نے بنایا شیطانوں کو ساتھی

اللہ تبارک و تعالیٰ کو چھوڑ کر اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہدایت پر ہیں۔

سوال ۵ تعلیم دین ہر انسان پر فرض ہے۔ تعلیم دین یعنی قرآن مجید کی تعلیم ہی ایک تعلیم ہے جو ہماری برائیوں کو دور کرتی ہے۔ اس سے حلال و حرام کا پتہ چلتا ہے۔ اور دنیا کے تمام بڑے چھوٹے امور اس میں موجود ہیں۔ یہ گمراہی کے گڑھوں سے نکال کر دین کی روشنی میں لاتا ہے آجکل دنیا میں لوگ اکثر بڑے بیہودہ نظر آتے ہیں۔ ہر طرف لوگ بے حیائی کے مجسم بنے ہوئے ہیں۔ ہر طرف بدکاریاں ہو رہی ہیں۔ حالانکہ ان کے برے نتائج ان کے سامنے ہیں۔ یہ کام ان کو جہنم میں لے جانے والے ہوں گے۔ جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرمائے گا کہ کیا تمہارے پاس ہمارے رسول نہیں پہنچے تھے۔ تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو جہنم کے گہرے غار میں پھینک دے گا۔ شرک دنیا میں آج کل ترقی پر ہے۔ لوگ اللہ تعالیٰ کے بندوں اور کئی دوسری چیزوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے نہ کسی نے اسے جنا اور نہ کوئی اس سے جنا گیا۔ ان سب باتوں کا علم تب ہی ہوتا ہے جب تعلیم دین کو پڑھا اور اس پر عمل کیا جائے۔ اگر حضور صلعم کے نقش قدم پر چلیں گے تو ایمان درست رہے گا۔ اور جنت میں پہنچ جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو جائے گی میری دعا ہے کہ سب مسلمانوں کو قرآن شریف کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضور صلعم کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین ثم آمین

"عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے"

فخر الدین قریشی

سوال ۳ حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ صلعم مشرکین کے لئے بد دعا فرمائیں تو جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ ساری دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

اس حدیث شریف کے متعلق قرآن مجید میں سے بھی شاہد ملتا ہے کہ یقیناً ہم نے بھیجا ہے آپ صلعم کو جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر اسی لئے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میں لعنت بھیجنے والا نہیں ہوں۔ آنحضرت صلعم کی سیرت مبارک سے پتہ چلتا ہے کہ مشرکین نے آپ کو طرح طرح ایذائیں دیں لیکن آپ نے کبھی بھی کسی کے لئے بد دعا نہیں فرمائی۔ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔

سوال ۶ تعلیم دین سے جو نوٹ مرتب فرق مجھ میں پڑے ہیں وہ بتائے دیتا ہوں۔ یہ تعلیم ایسی ہے جس سے لوگ بروں سے اچھے ہو جاتے ہیں، چور، قطب، ڈاکوؤں سے ولی اور بڑے متقی اور پرہیزگار بن جاتے ہیں۔ تعلیم دین پڑھنے سے پہلے ہم صرف نام کے مسلمان تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنا فضل کرنا چاہا تو ہم کو اس مدرسہ میں لے آئے تعلیم دین حاصل کر کے اس پر عمل کرنا ہمارا اپنا کام ہے تعلیم دین سے قبل ہم بے نماز اور بے روزہ تھے۔ ہم میں طرح طرح کی برائیاں پائی جاتی تھیں۔ لیکن اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم نے اپنا عقیدہ درست کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم صلعم کے احکامات کی پیروی کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلعم اور آخرت کے دن کو مانتے ہیں۔ باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں اور پچھلے گناہوں کی معافی اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ تو ہی ہمارا کارساز ہے۔ تو ہی رازدان ہے ہمیں گناہوں سے بچا۔ یہ دینی تعلیم ہی کی وجہ ہے کہ ہم بروں کی صحبت سے بچتے ہیں۔ یہ سب کچھ جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے محض تعلیم دین ہی سے ملا ہے۔ ورنہ ہمارے اور بھائی بھی تو ہیں جو گلیوں اور بازاروں میں آوارہ گردی کرتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح کی کئی لغو باتیں بھی کرتے ہیں۔

محمد احمد

سوال ۱ مطلب آیت شریف:۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسانوں کو حکم دیا کہ اے آدم علیہ السلام کی اولاد (یعنی ہم لوگ امت جناب رسول اللہ صلعم یا ان سے پہلے کے لوگ مراد ہیں)، تمہارے پاس رسول آئیں گے جو تمہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نیک راستے پر لگائیں گے اور برے کاموں سے منع کریں گے میری آیتیں اور احکام تمہیں پڑھ پڑھ کر سنائیں گے اور تمہیں جہنم کے عذاب سے ڈرائیں گے۔ پھر اگر تم نے ان کے کہنے پر عمل کیا اور برے کاموں سے پرہیز کیا تو صحیح۔ برے لوگوں کے برے کاموں کے برے ہی نتائج نکلیں گے اور ان کے چہرے ڈر اور غم کی وجہ سے کالے ہونگے۔ اسی طرح جو لوگ نیک ہوں گے ان کا چہرہ پر نور اور روشن ہوگا یعنی جس کسی نے خدا اور اس کے رسولوں کی پوری طرح پیروی کی قیامت کے دن اسے کوئی ڈر یا خوف نہ ہوگا۔

سوال ۶ قرآن مجید اور حدیث شریف پڑھنے سے پہلے ہماری حالت صبح کو ہمیشہ دیر سے اٹھتے تھے جس سے ہماری صحت خراب رہتی تھی کیونکہ یہ فکر نہ ہوتا تھا کہ نماز پڑھنی ہے۔ اس کے بعد منہ ہاتھ دھو کر اور اسکول چلے گئے۔

سکول میں جتنی دیر بھی رہے لڑکوں سے لڑتے جھگڑتے وقت گزرا جب چھٹی ہوئی تو بازار میں لوگوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے گھر واپس آئے۔ کسی بڑے چھوٹے کی تمیز نہ تھی سکول سے آتے ہی پتنگ بازی شروع کر دیتے۔ نہ کوئی پڑھنے کا خیال ہوتا اور نہ خوف خدا دل میں ہوتا بس یونہی وقت ضائع ہوتا تھا۔

قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم کے بعد کی حالت

اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل کیا اور ہم حضرت مولانا جناب حمید اللہ صاحب کے پاس تعلیم دین پڑھنے کے لئے حاضر ہوئے۔ انہوں نے مہربانی سے ہمیں یہاں داخل کر لیا۔ اس کے بعد ہماری حالت یک دم بدل گئی اب صبح کو جلدی اٹھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ پھر قرآن مجید کا درس سنتے ہیں پھر سکول جاتے ہیں۔ اور باقاعدگی سے کام کرتے ہیں سکول میں کسی سے لڑائی جھگڑا نہیں کرتے بلکہ ہر وقت یہی دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم تیرے نام پر اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کریں۔ پھر سکول سے واپسی پر مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں۔ پھر کھانا کھانے کے بعد نماز پڑھ کر کچھ کھیل لیتے ہیں۔ اب ہمارے کھیل بھی بدل گئے ہیں۔

لغو کھیلوں کی بجائے بندوق کا نشانہ سیکھتے ہیں۔ تلوار تو دستیاب نہیں لاٹھی لے کر اس سے لڑنے کے طریقے بھی سیکھتے ہیں۔ پھر مغرب کی نماز پڑھ کر اپنی پڑھائی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ پھر عشاء کی نماز کے بعد جلدی سو جاتے ہیں۔ سونے سے پہلے دعا کرتے ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ ہم نے جو کام کیا ہے تیری رضا کے لئے کیا ہے۔ اور جو کوئی برا کام ہم سے ظاہراً یا چھپ کر ہوا ہے اسے معاف فرما۔ ہماری نیکیاں قبول کر اور ہم کو نیک کام کرنے کی توفیق دے۔ جس طرح تو نے پہلے نیک لوگوں (صحابہ کرام) کو دی۔ ہمیں ان لوگوں کا راستہ نہ دکھا جن پر تیرا عذاب نازل ہوا۔ اے اللہ ہمیں اپنا سچا تابعدار بنا تاکہ ہم سیدھے جنت میں جائیں۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھتے ہیں۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ کا ترجمہ:۔ اے رب ہمارے ہم نے ظلم کیا اپنے نفسوں پر اور اگر تو نے نہ بخشا ہم کو اور نہ رحم کیا تو ہم ہیں سخت گھاٹے والے۔

اس دعا کے پڑھنے کے بعد سو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب کو نیک کام کرنے اور اپنی نیت کو بھی نیک رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ یا الٰہ العالمین۔

حافظ کاظم حسین

سوال ۵ تعلیم دین ہر بچے، بڑے، مرد اور عورت کے لئے فرض ہے کیونکہ اگر ماں باپ ہی اپنے بچوں کو تعلیم دین نہیں دیں گے تو وہ بچے بڑے ہو کر کیا کریں گے۔ بچے کو بڑے سے بات کرنے کا طریقہ نہ آتا ہوگا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو گالیاں دے گا۔ اب جوان ہو کر اگر وہ دین حق کی طرف نہ آیا تو اس کا اپنا قصور ہے آج کل لوگ اپنے بچوں کو انگریزی سکولوں میں پڑھوانے کے بہت شوقین ہیں انہیں یہ پتہ نہیں کہ دنیا میں وہ سیدھے راستے پر کیسے چل سکیں گے۔ اور آگے چل کر قیامت کے روز کیا منہ دکھائیں گے۔ اس لئے ہر ایک آدمی

کو چاہیے کہ وہ خود بھی دین کی تعلیم حاصل کرے اور اپنے بچوں کو بھی تعلیم دین دلوائے۔

سوال ۲ آیت ۱۰ پارہ ۱۰ :- نہیں لحاظ کرتے کسی مسلمان کے حق میں اس کی رشتہ داری کا اور نہ معاہدے کا اور یہی لوگ ہیں حد سے بڑھنے والے

حافظ محمد ہاشم (عمر گیارہ برس)

سوال ۲ پارہ ۸ آیت ۲۳ :- ترجمہ اے ہمارے رب ہم نے ظلم کیا اپنی جان پر اور اگر تو نے نہ بخشا ہم کو اور نہ رحم کرے ہم پر تو ہم ہو جائیں گے گھاٹے والے۔

پارہ ۸ آیت ۳۱ :- اے آدم علیہ السلام کی اولاد والے لو اپنے آرائش کے لباس ہر نماز کے وقت اور کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو بیشک اللہ تعالےٰ پسند نہیں کرتے اسراف کرنے والوں کو۔

سوال ۶ جب میں یہاں نہیں پڑھتا تھا تو گلیوں میں کھیلا کرتا تھا۔ آوارہ لڑکوں کے ساتھ پھرتا رہتا تھا۔ گڈیاں اڑاتا، کرکٹ کھیلتا، روزانہ نماز تو ایک طرف رہی میں نے جمعہ کی نماز بھی کبھی نہیں پڑھی تھی۔ روزے کبھی نہیں رکھے تھے اور اسی طرح کے کئی شیطانی کام کیا کرتا تھا۔ لیکن جب سے یہاں پڑھنے لگا ہوں برائی کے سب کام چھوڑ دیئے ہیں۔ اب میں ماشاء اللہ دن میں پوری پانچ نمازیں ادا کرتا ہوں۔ جب روزے آتے ہیں تو روزے بھی رکھتا ہوں۔ یہ سب اللہ تبارک وتعالےٰ کی مہربانی ہے اللہ تعالےٰ ہمارے استاد صاحب کو جنہوں نے بڑی محنت سے ہمیں یہ سب کچھ سکھایا اور پڑھایا ہے جزائے خیر دے۔ آمین۔ یہ میری دلی دعا ہے۔

زاھد عبید ملک

سوال ۲ پارہ ۸ آیت ۱۴ ترجمہ :- کہا اس نے مجھے مہلت دی جائے جب تک لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں۔

پارہ ۸ آیت ۱۵ :- فرمایا اللہ تعالےٰ نے جا تجھے مہلت دے دی۔

پارہ ۸ آیت ۱۶ :- کہا اس نے میں گمراہ کروں گا۔ جس طرح تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں بیٹھوں گا ان کی تاک میں جو تیرے سیدھے راستے پر ہیں۔

پارہ ۸ آیت ۱۷ :- میں آؤں گا تیرے بندوں کے پاس آگے سے پیچھے سے دائیں سے اور بائیں سے اور آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائیں گے۔

پارہ ۸ آیت ۳۵ :- اے آدم کی اولاد جب آئے تمہارے پاس ہمارا رسول تم ہی سے اور سنائے تمہیں ہماری آیات پھر جس نے اصلاح کر لی اور ڈرا تو نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

سوال ۳ جب آنحضرت ﷺ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو مشرکین آپ ﷺ کے خون کے پیاسے ہو گئے۔ یہاں تک کہ خود آپ ﷺ کے چچا نے بھی آپ کی مخالفت کی۔ لیکن خدا نے آپ ﷺ کی مدد کی کیونکہ آپ سچے نبی تھے۔ شروع شروع میں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام کو بہت زیادہ تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ کافروں نے بہت زیادہ ظلم ڈھانے شروع کر دیئے۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک دفعہ عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالےٰ سے ان مشرکوں کے لئے بد دعا کریں۔ تاکہ یہ ہمیں تنگ نہ کریں۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے لوگوں پر لعنت کرنے کے لئے نہیں بھیجا۔ بلکہ مجھے تو جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اس سے یہ مطلب اخذ ہوتا ہے کہ کسی کے ساتھ برائی کا سلوک نہ کرو۔ اور کسی پر لعنت کرنے سے پرہیز کرو۔ اگر آنحضرت ﷺ ان کے لئے بد دعا فرماتے تو یقیناً ان پر عذاب آجاتا۔ اور وہ قوم غرق ہو جاتی۔ یہ بات اللہ تبارک وتعالےٰ کو منظور نہ تھی۔ اس لئے آنحضرت نے ان کے لئے بد دعا نہیں فرمائی۔ ہمیں بھی چاہیے کہ آنحضرت ﷺ کی سنت پر چلیں اور کسی کے لئے بد دعا نہ کریں۔

دل محمد

سوال ۲ پارہ ۱۰ آیت ۱۵ ترجمہ :- اور نکالے ان کے دلوں سے غصہ اور نصیب کرے توبہ جس کو چاہے۔ اور اللہ تعالےٰ جاننے والے حکمت والے ہیں۔

سوال ۵ تعلیم دین اس قدر ضروری سمجھنی چاہیے کہ اسی سے قیامت کے دن نجات ہوگی لیکن اس پر بھی آج کل کے لوگ دنیا کو دین کی نسبت زیادہ چاہتے ہیں۔ اور آخرت کی پرواہ نہیں کرتے جگہ جگہ سکولوں میں انگریزی تعلیم دی جاتی ہے اس بیماری کو لوگوں کے دلوں میں انگریزوں نے ڈالا۔ اسی تہذیب نے عورتوں کو بے پردہ کر دیا۔ اب جو لوگ ان چیزوں کو برا سمجھتے ہیں ان کو وہابی کہا جاتا ہے۔ علم دین تو کوئی حاصل نہیں کرتے۔ کہ انہیں سچائی کا خود پتہ چلے۔ لیکن جب یہی باتیں علمائے کرام انہیں سناتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ تو مولویوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔ اگر انہیں یہ کہا جائے کہ بھئی نماز پڑھو اور علم دین سیکھو تو وہ کہتے ہیں جاؤ بڑے مولوی آئے ہیں۔ مکہ کے کافر بھی تو یہی کہتے تھے۔ پھر ان لوگوں میں اور مکہ کے کافروں میں فرق کیا ہوا ہم جب نبی کریم ﷺ کی امت ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم بھی وہ جذبہ پیدا کریں جو اس وقت کے مسلمانوں کے دلوں میں تھا۔ جو دنیاوی علم حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور جو لوگ دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ وہ آخرت اور دنیا دونوں میں فائدہ میں رہتے ہیں۔

زاھد جاوید بٹ

سوال ۱ پارہ ۱۰ آیت ۱۳ مطلب :- اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ تم ان مشرکوں کو کیوں نہیں قتل کرتے وہ تو جناب رسول اللہ ﷺ کے نکالنے کی فکر میں ہیں۔ سورۂ توبہ میں فرمایا کہ اے مسلمانو! جہاں بھی مشرکوں کو پاؤ قتل کرو، ان کو پکڑو، ان کا محاصرہ کرو اور ان کی تاک میں بیٹھو۔ ہر جگہ مشرکوں کو نہ چھوڑو کیونکہ انہوں نے اپنا معاہدہ توڑ دیا۔ اور وہ رسول اکرم ﷺ کو نکالنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ ایک واقعہ ہے کہ قریش کے مشرک سردار مل کر مشورہ کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے ختم کیا جائے تو ابلیس شیخ النجدی کی صورت میں اس مجلس میں شریک ہوا۔ اور کہنے لگا کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ کیسے محمد ﷺ کو ختم کیا جائے سب مل کر اسے قتل کر دو۔ اس طرح اسلام دنیا میں نہ رہے گا۔

سوال ۵ تعلیم دین ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اس کے عام لوگوں کو معلوم نہ ہونے کی وجہ صرف حرام مال ہے۔ مجھے تعلیم دین کئی جگہ سے ہو کر پہنچی سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کو روشن کیا۔ اس کے بعد خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدد سے دین پھیلا۔ ہندوستان میں دین کو پھیلانے والوں میں سلطان اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ۔ مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے مولوی صاحب مدظلہٗ بھی شامل ہیں۔ جس نے علم دین حاصل نہ کیا اس نے کچھ بھی نہیں کیا۔ چاہے دنیا میں وہ سب سے زیادہ مالدار شخص ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سب مسلمانوں کو تعلیم دین حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد عرفان ملک

سوال ۵ میرے خیال میں تعلیم دین ایسی ضروری چیز ہے جس کو پڑھ کر دل کو تسکین ہوتی ہے۔ اور یہ پتہ چلتا ہے کہ اسلام کیا ہے۔ اور اس کے پڑھنے سے انسان کو کئی فائدے ہیں۔ ہمارے لئے تعلیم دین اس لئے بھی ضروری ہے کیونکہ ہم عیسائیوں کے سکولوں میں پڑھتے ہیں۔ جہاں دین کے متعلق کوئی تعلیم نہیں دی جاتی۔ اس لئے ہم کچھ وقت بچا کر مدرسہ قاسم العلوم میں دین کی تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں۔ یہ تعلیم ہم کو بری باتوں سے بچاتی ہے۔ ہم پہلے گندی گندی کھیلیں کھیلتے تھے مثلاً گولیاں کھیلنا، اخروٹ اور تھالیاں کھیلنا۔ ہم چوری کرتے تھے۔ بازاروں میں آوارہ گردی کرتے تھے۔ بازاروں میں کھڑے ہو کر کھاتے تھے۔ نماز سے چوری چوری چھپتے اور کئی قسم کی برائیاں کرتے تھے لیکن جب سے مدرسہ قاسم العلوم میں پڑھنے آئے ہیں۔ ہم میں پہلے جتنی برائیاں تھیں سب ختم ہو گئیں۔ یہ صرف دینی تعلیم کا ہی اثر ہے۔ آج کل کے دور میں بدمعاشوں اور غنڈوں کا زور ہے۔ کسی کو خیال نہیں کہ اپنے آپ کو سنوارے۔ بازاروں میں جوا کھیلا جاتا ہے۔ اگر یہ لوگ دین کو سمجھیں تو کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو ایسی خراب حرکتیں کرے۔ اللہ تبارک وتعالےٰ کا فضل ہے کہ ہم برائیوں سے بچے ہوئے ہیں۔ اس سے حاصل

یہ ہوا کہ ہر انسان کو چاہیئے کہ وہ تعلیم دین پوری دل لگا کر حاصل کرے۔

عبدالقادر زبیر قریشی

سوال ۵ تعلیم دین ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ اگر دینی تعلیم نہ سیکھیں تو ہم صرف نام کے مسلمان ہیں۔ جیسے نام تو مسلمانوں والے ہیں مثلاً محمد صدیق۔ غلام محمد، عبدالغنی وغیرہ لیکن کام انگریزوں والے جیسے وہ کتوں کو پالتے ہیں ہم بھی ایسے ہی کرتے ہیں۔ جیسے وہ شراب پیتے تھے ویسے ہم بھی پیتے ہیں۔ پھر ہم ہیں اور ان ہیں کیا فرق ہے۔ اب صرف تعلیم دین ہی ہے جو ہم ہیں اور ان ہیں فرق کو نمایاں کر دیتی ہے۔ اگر ہم قرآن مجید اور حدیث شریف کی روشنی ہیں چلیں تو ہم سیدھے منزلِ مقصود تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور اگر ان سے ہٹ کر چلے تو پہلے جہنم کے اندھیرے غار ہیں گرائے جائیں گے۔ اور پھر ہمیشہ ہمیشہ اس ہیں رہیں گے۔

حضورؐ نے فرمایا سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن مجید کو پڑھے اور پڑھائے۔ اگر ہم سیدھا راستہ ڈھونڈنا چاہیں تو فقط ایک راہ ہے کہ ہم خدا کے فرمائے ہوئے احکام یعنی قرآن مجید اور محمدؐ کی سنت پر چلیں یہ سیدھی راہ ہمیں جنت ہیں لے جائیگی۔ جو ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے۔ جس میں نہ کوئی مریگا اور نہ کوئی بیمار ہوگا۔ اور نہ بوڑھا ہوگا۔ اور نہ کوئی غریب ہوگا۔ اور نہ وہاں کسی کا لباس پرانا ہوگا۔

سوال ۶ جب سے اس مدرسہ ہیں آیا ہوں تو ٹھیک طرح سے پتہ چلا کہ تعلیم دین کی مسلمانوں میں کتنی اہمیت ہے۔ یہ مدرسہ جو انجمن خدام الدین کے ماتحت ہے دین کی بہت اشاعت کر رہا ہے۔ ہمارے استاد صاحب اس طریقے سے پڑھاتے ہیں کہ ہم کو باتوں ہی باتوں ہیں سمجھ آجاتی ہے اور یہ دل نہیں کرتا کہ یہاں سے اُٹھ کر واپس جائیں اس تعلیم سے برائی اور نیکی ہیں فرق معلوم ہوگیا ہے۔ اب مجھے قرآن مجید کے ترجمے کا بھی پتہ چل جاتا ہے۔ خدا کرے مجھے قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم اسی طرح سمجھ آتی رہے اور مجھے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہیں خدا کے فضل و کرم سے خدا کا نیک بندہ بن جاؤں۔ آمین۔

آفتاب احمد

سوال ۲ پارہ ۸ آیت ۳۲ :۔ کہہ دیجئے کہ کس نے حرام کیا ہے اللہ تعالےٰ کی زینت کو۔ جو اس نے اتاری اپنے بندوں پر اور پاک رزق۔ کہہ دیجئے یہ انہیں کے لئے ہے جو ایمان لائے۔ دنیا کی زندگی میں اور خالص ہو جائیگا انہی کے لئے قیامت کا دن۔ اسی طرح ہم بیان کرتے ہیں اپنے احکام ان کے لئے جو سمجھ دار ہیں۔

پارہ ۹ آیت ۲۸ :۔ اور جان لو کہ یقیناً تمہارا مال اور تمہاری اولاد تم کو فساد میں ڈالنے والے ہیں بیشک اللہ تعالےٰ کے ہاں بڑا اجر ہے۔

سوال ۶ اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحمت سے مجھ کو بہت سے مسئلے، بڑوں اور چھوٹوں سے برتاؤ اپنے استادوں کی عزت اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے سلوک کا طریقہ معلوم ہوگیا ہے۔ یہ سب کچھ قرآن مجید اور حدیث کو پڑھنے اور سمجھنے سے حاصل ہوا۔ ہیں اپنے استاد اور والدین کے لئے دعا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے اس کام کے کرنے ہیں مدد دی۔ خدا ان کو دوزخ کی آگ اور دنیا کی لعنتوں سے بچائے۔ رب العزت سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے استاد کو مرتے دم تک دینی تعلیم دوسروں تک پہنچانے کے لئے مدد دیں۔ آمین۔

سوال ۵ کیونکہ زیادہ تر لوگ انگریزی کی طرف مائل ہیں اس لئے دینی تعلیم کو بھول چکے ہیں۔ شیطان ان کو اسی راستے پر اور آگے بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہم ہیں سے زیادہ لوگ صرف نام کے مسلمان رہ گئے ہیں۔ یہ سارا کام شیطان کا ہے کیونکہ اس نے اللہ تعالےٰ کے سامنے شیخی ماری ہوئی ہے۔ کہ ہیں تیری مخلوق کو اپنے ساتھ دوزخ ہیں لے کر جاؤنگا۔ اس لئے اس نے مسلمانوں کے دلوں ہیں انگریزی تعلیم کی عزت ڈال دی ہے۔ اب اگر دیکھا جائے تو انگریزی تعلیم ہیں نہ تو تہذیب ہے اور نہ چلن کے متعلق کوئی چیز ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ خود اور اپنی اولاد کو دینی تعلیم کی طرف مائل کرنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ کیونکہ دینی تعلیم انسان کو رہنے سہنے اور دوسروں کے ساتھ محبت سے پیش آنے کا پورا سبق سکھاتی ہے۔

محمد شبیر

سوال ۳ مطلب حدیث شریف :۔ حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے۔ صحابہ کرام نے آپؐ سے عرض کی مشرکوں کے لئے بددعا کیجئے تو آپ نے فرمایا ہیں مشرکوں کیلئے بد دعا کے لئے نہیں آیا۔ کیونکہ آپ کا دل نرم تھا۔ آپ نرمی سے سمجھاتے تھے۔ مجھے اللہ تعالےٰ نے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

سوال ۵ اس ہیں کوئی شک نہیں کہ اگر تعلیم دین حاصل کرو گے تو فائدے ہیں رہو گے جو کوئی پڑھے گا اسے ثواب ہوگا۔ اور وہ جنت ہیں داخل ہوگا۔ جب اللہ تعالےٰ اتنے طاقت والے ہیں کہ انہوں نے زمین بنائی آسمان بنائے اس پر ستارے بنائے ساری مخلوق کو بنایا تو جو کوئی نافرمانی کریگا اور تعلیم دین حاصل نہیں کرے گا اللہ تعالےٰ اس کو عذاب دیں گے اور جہنم ہیں داخل کریں گے۔ آج کل لوگ سینما دیکھتے ہیں کوئی گانے گاتا ہے کوئی ناچتا ہے یہ ہی بڑی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کا رزق کم کر دیا ہے۔ جو لوگ قبروں اور بتوں کو پوجتے ہیں اور انہیں اپنا خدا سمجھتے ہیں انہیں یہ سمجھنا چاہیے کہ خدا تو وہ ہے جس نے سارے جہان کو اور تمام مخلوق کو پیدا فرمایا۔ اگر یہ لوگ قرآن مجید کی تعلیم اور حدیث شریف کی تعلیم پر عمل کریں تو انہیں سیدھے راستہ کا پتہ چل جائے۔ اور وہ جو شیطان کے بھائی ہیں وہ اللہ تعالےٰ کے سچے مسلمان بندے ہو جائیں۔ لڑکیاں بازاروں میں ننگے سر پھرتی ہیں۔ اور عورتیں بغیر برقعے کے پھرتی ہیں۔ خود بے حیاؤں کی طرح بازاروں میں سودا لیتی پھرتی ہیں اور ان کے خاوند گھر بیٹھے رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت دے۔ ہمارے رسولؐ کا فرمان ہے کہ ہمیشہ سچ بولو اور رات کو سوتے وقت کلمہ پڑھ کر سوؤ۔ خدا جانے وہ رات تمہاری زندگی کی آخری رات ہو۔

منوّر علی

سوال ۳ تو کہیے تم آؤ ہیں سنادوں جو حرام کیا ہے تم پر تمہارے رب نے کہ شریک نہ کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور مار نہ ڈالو اپنی اولاد کو مفلسی سے ہم رزق دیتے ہیں تم کو اور ان کو اور پاس نہ جاؤ بے حیائی کے کام کے جو ظاہر ہو اس ہیں سے اور جو پوشیدہ ہو اور مار نہ ڈالو اس جان کو جس کو حرام کیا ہے اللہ تعالےٰ نے مگر حق پر۔ تم کو یہ حکم کیا ہے تاکہ تم سمجھو۔

پارہ ۸ آیت ۱۶۴ ترجمہ :۔ اور ہم نے نائب مقرر کیا زمین ہیں تم کو اور درجے بلند کئے ایک پر ایک کے۔ یقیناً تیرا رب جلدی عذاب کرنے والا ہے۔ اور بخشنے والا مہربان ہے۔

سوال ۶ دینی تعلیم اس قدر ضروری ہے کہ انسان اس کے بغیر کچھ کر ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں دنیا اور آخرت کے متعلق سب کچھ دیا ہوا ہے جب ہیں تعلیم دین حاصل نہیں کرتا تھا تو آوارہ پھرتا تھا، جوا کھیلتا، لوگوں کو گالیاں دیتا، رشتہ داروں کو تنگ کرتا تھا لیکن جب سے میرے بھائی نے مجھے اس مدرسے داخل کرایا ہے ہیں نے دل لگا کر پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ اور بری عادتیں چھوڑ دی ہیں سب گناہوں سے معافی مانگی ہے۔ تعلیم دین ہم رسول اللہ صلعم پر اترے ہوئے قرآن مجید اور آپ کی سنت یعنی حدیث شریف سے حاصل کرتے ہیں۔ جس طرح ہوا روشنی پانی اور خوراک انسانوں کے لئے ضروری ہے اسی طرح دینی تعلیم بھی لازمی ہے مسلمان جب تک قرآن مجید اور حدیث شریف کا درس کسی عالم سے نہ پڑھے وہ اللہ تعالےٰ کے احکام کو نہ جان سکے گا۔ اس ہیں شک نہیں کہ دنیاوی تعلیم بھی پڑھنی ضروری ہے لیکن اس تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی اسی قدر ضروری ہونی چاہیے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا اپنے بندوں پر بہت بڑا احسان ہے۔

سہیل احمد ملک

پارہ ۱۰۔ آیت ۱ :

سوال نمبر ۲ بری ہے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان مشرکوں سے جن کے ساتھ تمہارا عہد تھا سو پھر لو زمین میں چار مہینے اور جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کو ہرگز عاجز نہ کر سکیں گے اور رسوا کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کافروں کو۔

پارہ ۱۰ آیت ۲

اور اعلان ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اس کے رسول کی طرف سے بڑے حج کے دن کہ بری ہے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کے لئے بہتر ہے اور اگر پھر دہی کریں گے تو جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کو ہرگز عاجز نہ کر سکیں گے اور خوشخبری ہے کافروں کو دردناک عذاب کی۔

سوال نمبر ۵ تعلیم دین ہمارے دین اسلام کی تعلیمات کو کہا جاتا ہے۔ بچوں کو یہ دین بچپن سے ہی سکھلانا چاہئے کیونکہ اگر بنیاد پکی ہو، تو عمارت بھی صحیح اور پکی ہوتی ہے اور اگر زیادہ توفیق نہ ہو تو کم از کم اسکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ یہ تعلیم تو ضرور دینی چاہئے۔ اگر انہیں بالکل تعلیم دین سے بے بہرہ رکھا گیا تو وہ بڑے ہو کر اپنے والدین سے بھی زیادہ گمراہ ہوں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ دینی تعلیم حاصل کی جائے اور اس پر عمل کر کے جنّت کے سیدھے راستے پر چلنا چاہیئے تاکہ دینِ اسلام باقی رہے۔

سوال نمبر ۶ جب سے ہم نے اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنی شروع کی ہے ہم میں کئی فرق نمایاں ہوئے ہیں۔ مثلاً ہم پاک صاف رہتے ہیں۔ پلید رہنے سے بچتے ہیں۔ گندے کام نہیں کرتے گالی گلوچ نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھا راستہ دکھائے۔

محمّد رضوان ملک

سوال نمبر ۱ ترجمہ آیت شریف: اور اگر وہ توڑیں اپنی قسمیں معاہدے کے بعد اور عیب لگائیں تمہارے دین میں۔ پھر قتل کرو۔ کفر کے سرداروں کو۔ یقیناً ان کی قسمیں کچھ نہیں یہ اس لئے کہ وہ باز آئیں۔ کیوں نہیں تم جنگ کرتے ان لوگوں سے جنہوں نے توڑیں اپنی قسمیں اور ارادہ رکھتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالنے کا اور انہوں نے پہلے چھیڑ کی تم سے شرارت ہیں۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو سو تمہیں اللہ تعالیٰ کا زیادہ ڈر چاہیئے قتل کرو انکو تاکہ اللہ تعالیٰ عذاب دے ان کو تمہارے ہاتھوں سے اور رسوا کرے ان کو اور ٹھنڈے کرے دل مسلمانوں کے اور تم کو فتح دے ان پر۔

سوال نمبر ۲ پارہ ۱۰ آیت ۲۶

جب تھے تم نزدیکی کنارے پر اور وہ تھے دوسرے کنارے پر اور قافلہ تم سے نیچے اتر چکا تھا اور اگر تم وعدہ کرتے آپس میں تو نہ پہنچتے وقت مقررہ پر لیکن کر ڈالنا تھا اللہ تعالیٰ نے ایک کام جو اس نے مقرر کیا ہوا تھا تاکہ مرے جس نے مرنا ہے محبت قائم ہونے کے بعد اور زندہ رہے جس نے زندہ رہنا ہے محبت قائم ہو جانے کے بعد اور یقیناً اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والے جاننے والے ہیں

پارہ ۱۰ آیت ۴۴

اور جب دکھایا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی نظروں میں تھوڑا ان کو، آپ کو ان کی نظروں میں تھوڑا۔ اللہ تعالیٰ نے کر دینا تھا ایک کام جو اس نے مقرر کیا ہوا تھا اور سب نے اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے

سوال نمبر ۶ اس مدرسہ میں داخل ہونے سے پہلے ہم میں بری بری عادتیں تھیں۔ ہمیں کسی بزرگ سے بات کرنے کی تمیز نہ تھی ہم گلیوں میں رات کے وقت غل مچاتے تھے نیکر پہنتے گندی کھیلیں کھیلتے تھے۔ نماز بھی نہیں پڑھتے تھے مگر اب خدا کے فضل سے ہم میں سے یہ بُری عادتیں ہٹ گئی ہیں۔

محمّد اشرف

پارہ نمبر ۱۰۔ آیت نمبر ۱۳

کیوں نہیں قتل کرتے ایسے لوگوں کو جنہوں نے توڑیں اپنی قسمیں اور فکر میں رہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکالنے کی اور انہوں نے پہل کی تم سے چھیڑ کرنے میں۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو سو اللہ تعالیٰ سے تم کو زیادہ ڈرنا چاہیئے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

مطلب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جن مشرکوں کے ساتھ تمہارا معاہدہ تھا انہوں نے توڑ دیا اور وہ اب اس فکر میں ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نکال دیں۔ اس لئے ان کو قتل کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان مشرکوں سے ڈرنے کی بجائے تمہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اگر تم میں ایمان کی طاقت ہے۔

محمّد افضل

سوال نمبر ۲ پارہ ۹۔ آیت ۱۱

ترجمہ —— اور جب ڈال دی۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اونگھ اپنی طرف سے تسکین کے لئے اور نازل کیا آسمان سے پانی اور دور کی تم سے شیطان کی نجاست اور پختہ کئے مسلمانوں کے دل اور ثابت کئے مسلمانوں کے قدم۔

سوال نمبر ۶ جب میں مدرسہ میں نہیں پڑھتا تھا تو میں گلیوں میں آوارہ گھومتا پھرتا تھا۔ لوگوں کو گالیاں دیتا تھا۔ اب خدا کے فضل سے جب سے مدرسہ میں آیا ہوں۔ میری عادتیں ٹھیک ہو گئی ہیں۔

محمّد منیر

سوال نمبر ۲ پارہ ۱۰۔ آیت ۶۴۔

ترجمہ: اے نبی الاسلام اکافی ہے آپ کو اللہ تعالیٰ اور وہ لوگ جو ایمان دار ہیں۔

پارہ ۱۰ آیت ۱ سورۃ توبہ:۔

ترجمہ:۔ صاف جواب ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان مشرکین کو جن کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہے۔

پارہ ۹۔ آیت ۲۹:۔

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہو تو تمہارے حق میں فیصلہ کر دیگا اور سب برائیاں دور کر دے گا تم سے اور بخش دے گا تم کو اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں۔

محمّد اقبال احمد

سوال نمبر ۲ پارہ ۱۰۔ آیت ۴۱

ترجمہ:۔ اور جان لو کہ جو کچھ تم کو مال غنیمت میں ملے، سو اس میں سے پانچواں حصہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے۔ اگر تم کو یقین ہے اللہ تعالیٰ پر اور اس چیز پر جو ہم نے اتاری اپنے بندے پر فیصلہ کے دن جس دن کہ دونوں فوجیں لڑیں اور اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔

سوال نمبر ۵ دینی تعلیم یعنی اسلام کی تعلیم ہر شخص کے لئے ضروری ہے۔ خواہ عورت ہو یا مرد۔ دینی تعلیم دنیوی تعلیم سے زیادہ ضروری ہے گورنمنٹ کو چاہیئے کہ ہر سکول اور کالج میں دینی تعلیم بھی ساتھ رکھے۔ یہ تعلیم بُرے کاموں سے روکتی ہے مثلاً ڈرامے فلمیں اور اسی طرح کی ہزاروں لغویات ہیں۔

محمّد سرور

سوال نمبر ۲ پارہ ۱۰۔ آیت ۶ سورۃ توبہ:۔

ترجمہ:۔ اگر کوئی مشرک آپ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دیجئے۔ یہاں تک کہ وہ سن لے اللہ تعالیٰ کا کلام۔ پھر پہنچا دو ان کو ان کی امن کی جگہ پر۔ اس لئے کہ وہ نہیں جانتے۔

پارہ ۱۰۔ آیت ۷:۔

کیسے ہو سکتا ہے مشرکین سے عہد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کے نزدیک مگر وہ لوگ جنہوں نے عہد کیا تھا مسجد الحرام کے نزدیک پھر وہ اس پر قائم رہے۔ سو تم بھی ان سے قائم رہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں پرہیزگاروں کو

پارہ ۱۰۔ آیت ۸:۔ کیسے ہو سکتی ہے صلح تم

ایڈیٹر
عبدالمنان
چوہان

شرح چندہ
سالانہ گیارہ روپے ششماہی چھ روپے
سہ ماہی تین روپے

منظور شدہ
محکمہ جیل مغربی پاکستان

رجسٹرڈ ایل
نمبر ٦٠٤٧

منظور شدہ محکمہ تعلیم:- (١) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/١٦٣٢١ مورخہ ٣ر مئی ١٩٥٦ء (٢) پشاور ریجن چٹھی نمبری C.B.T.٢٧٣٠/٢٧٣٠/٢٤٨١ مورخہ ٧ر ستمبر ١٩٥٦ء

سے جب وہ قابو پائیں تو نہ لحاظ کریں تمہاری رشتہ داری اور نہ تمہارے عہد کا۔ راضی کرتے ہیں اپنے منہ کی باتوں سے اور دل ان کے انکار کرتے ہیں اور اکثر ان میں بدعہد ہیں۔

محمد فائز ملک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پارہ ١٠۔ آیت ١٤ سورہ توبہ

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ○ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۗ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○

سوال نمبر ٦ ہم اس مدرسہ میں پڑھ کر اپنے آپ میں بڑی تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ ہمارے مولوی صاحب اس مدرسہ میں قرآن مجید اور حدیث شریف کا درس دیتے ہیں۔ مولوی صاحب ہمیں ترجمہ بہت اچھا سکھاتے ہیں ہر روز اس مدرسہ میں دو دفعہ درس ہوتا ہے۔ یہ مدرسہ بہت بڑی اور اچھی عمارت میں ہے یہاں چالیس کے قریب لڑکے پڑھتے ہیں۔

اعظم علی

سوال نمبر ٢ پارہ ١٠۔ آیت ٣:-

ترجمہ:- اور صاف جواب ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بڑے حج کے دن بیشک اللہ تعالیٰ بری ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی۔ پھر اگر توبہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر نہ مانو تو جان لو ہرگز نہ عاجز کر سکو گے اللہ تعالیٰ کو اور خوشخبری دیجئے کافروں کو دردناک عذاب کی۔

سوال نمبر ٥ جو کوئی تعلیم دین حاصل کرتا ہے وہ لائق ہو جاتا ہے۔ اس شخص کے لئے بڑی عزت ہوتی ہے اور جو کوئی یہ تعلیم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتا ہے اور اسے جنت میں بھیج دیتا ہے جو کوئی تعلیم دین کو بالکل چھوڑ کر دنیا میں لگ جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جائیں گے۔ اس لئے تعلیم دین ہر ایک کے لئے بہت ضروری ہے ہم مدرسہ قاسم العلوم میں تعلیم دین حاصل کرتے ہیں۔

جمیل احمد

سوال نمبر ٢ پارہ ١٠۔ آیت ١٤

ترجمہ:- کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ چھوٹ جاؤ گے اور حالانکہ ابھی معلوم نہیں کیا اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کو جنہوں نے جہاد کیا ہے اور نہیں پکڑا انہوں نے سوا اللہ کے اور اس کے رسول کے اور مسلمانوں کے کسی کو بھیدی اور اللہ کو خبر ہے جو تم کر رہے ہو۔

محمد شعیب

سوال نمبر ٤ حدیث شریف:-

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کو ٤٠ برس کی عمر میں نبوت ملی اور پھر ١٣ برس مکہ میں رہے جب کہ آپ پر وحی نازل ہوا کرتی تھی اور پھر ہجرت کا حکم ہوا اور ہجرت کی۔ ١٠ سال بعد مدینہ میں رہے اور آپ نے ٦٣ برس کی عمر میں وفات پائی۔

محمد عبداللہ

سوال نمبر ٢ پھر اگر وہ توبہ کریں اور قائم کریں نماز اور دیتے رہیں زکوٰۃ۔ پھر وہ تمہارے بھائی ہیں دین کے معاملے میں ہم اس طرح کھول کر بیان کرتے ہیں آیتیں ان لوگوں کیلئے جو سمجھ دار ہیں۔





مولانا عبدالحی عابد کی زبان بندی

پیر محل۔ ٦ر نومبر۔ راؤ عبداللطیف ڈپٹی کمشنر لائل پور نے حضرت مولانا عبدالحی صاحب عابد خطیب جامعہ عثمانیہ پیر محل کی تین ماہ کے لئے زبان بندی کر دی ہے

ایک مخلصانہ اپیل

بندہ گنہ گار کافی عرصہ سے مقروض ہے۔ قرض سے نجات کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔ میرے پاس درج ذیل دینی کتب موجود ہیں۔ جملہ مسلمین یہ دینی کتب صرف لاگت دے کر حاصل کر کے مجھ سے تعاون فرمائیں میں ہمیشہ دعائیں دیتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔ بخاری شریف مترجم بین السطور محشی شروع کے تین پارے۔ کلام اللہ کے آخری پارہ کی تفسیر عکسی کتاب الوسیلہ، تقویۃ الایمان، سورۃ یٰسین مترجم محشی عکسی۔ ان کتب کی لاگت صرف دس روپے ہے۔ کوئی دی۔ پی نہ منگائیں۔ محمد موسیٰ طالب علم معرفت مکتبہ الیوبیہ اے۔ ایم۔ ٤١ کراچی ٤١

(فیروز سنز لمیٹڈ پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبیداللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور سے شائع ہوا)